Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیراحمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویراحمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

www.alislam.org/badr

شمارہ 39

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
40 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 45 یورو

30 شوال 1432 ہجری قمری ۔ 29 تبوک 1390 ہش ۔ 29 ستمبر 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جو شخص کسی نیک کام کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا اس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡھَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَاُوۡلٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ۔

کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡھَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَلَوۡ اٰمَنَ اَھۡلُ الۡکِتٰبِ لَکَانَ خَیۡرًا لَّھُمۡ مِنۡھُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَاَکۡثَرُھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔ (سورۃ اٰل عمران آیت ۱۰۵ اور ۱۱۱)

ترجمہ :اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے (فائدہ کے) لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔ ان میں سے بعض مومن بھی ہیں اور اکثر ان میں سے نافرمان ہیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یا تو تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کرے گا۔ پھر تم دعائیں کرو گے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔

(ترمذی ابواب الفتن باب الامربالمعروف والنھی عن المنکر)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اور اس میں اس کے روکنے کی مؤثر طاقت ہو تو وہ اس کو اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر اس میں ایسا کرنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکنے کی کوشش کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو یعنی اس کی بات کا اثر نہ ہو تو دل میں برا منائے اور یہ کمزوری کے لحاظ سے ایمان کا آخری درجہ ہے یعنی اگر برائی کو دل میں بھی برا نہ مانے تو اس کے ایمان کی کیا قدر و قیمت!

(مسلم کتاب الایمان باب النھی عن المنکر من الایمان و ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ کم نہیں ہوتا ہے اور جو شخص کسی برائی اور گمراہی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اس برائی کرنے والے کو گناہ ہوتا ہے اور اسکے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔

(مسلم کتاب العلم باب من سن حسنۃ اوسیئۃ)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ جس حالت میں خدا تعالیٰ نے ایک مثال کے طور پر سمجھا دیا تھا کہ میں اس طور پر اس امت میں خلیفے پیدا کرتا رہوں گا جیسے موسیٰ کے بعد خلیفے پیدا کئے۔ تو دیکھنا چاہیے کہ موسیٰ کی وفات کہ بعد خدا تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا۔ کیا اس نے صرف تیس برس تک خلیفے بھیجے یا چودہ سو برس تک اس سلسلہ کو لمبا کیا پھر جس حالت میں خدا تعالیٰ کا فضل ہمارے نبی ﷺ پر حضرت موسیٰ سے کہیں زیادہ تھا چنانچہ اس نے خود فرمایا کان فضل اللہ علیک عظیما اور ایسا ہی اس امت کی نسبت فرمایا کنتم خیر امت اخرجت للناس پھر کیوں کر ہوسکتا تھا کہ حضرت موسیٰ کے خلیفوں کا چودہ سو برس تک سلسلہ ممتد ہوا اور اس جگہ صرف تیس برس تک خلافت کا خاتمہ ہو جائے اور نیز جب کہ یہ امت خلافت کے انوار روحانی سے ہمیشہ کے لئے خالی ہے تو پھر آیت اخرجت للناس کے کیا معنی ہیں کوئی بیان تو کرے۔۔۔ جبکہ اس امت کو ہمیشہ کے لئے اندھا رکھنا ہی مدنظر ہے تو پھر یہ کہنا کہ تم سب سے بہتر ہو اور لوگوں کی بھلائی اور رہنمائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو کیا معنی رکھتا ہے کیا اندھا اندھے کو راہ دکھا سکتا ہے۔ سوائے لوگو جو مسلمان کہلاتے ہو برائے خدا سوچو کہ اس آیت کہ یہی معنی ہیں کہ ہمیشہ قیامت تک تم میں روحانی زندگی اور باطنی بینائی رہے گی اور غیر مذہب والے تم سے روشنی حاصل کریں گے اور یہ روحانی زندگی اور باطنی بینائی جو غیر مذہب والوں کو حق کی دعوت کرنے کے لئے اپنے اندر لیاقت رکھتی ہے وہ چیز ہے جس کو دوسرے لفظوں میں خلافت کہتے ہیں''۔

(شہادت القرآن صفحہ ۵۹)

120 واں جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر 2011 بروز سوموار، منگلوار، بدھوار

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 120 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2011ء کی ازراہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز سوموار۔ منگلوار اور بدھوار منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للّٰہی اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔ احباب جماعت بالخصوص زیر تبلیغ افراد کو اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے رہیں۔ تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کروگے!

قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ’’اللہ‘‘ بیان فرمایا ہے اور اس کے ساتھ ہی دیگر کئی صفاتی نام بیان کئے ہیں۔ ان صفاتی ناموں کے ذریعہ ہمیں خدا تعالیٰ کا عرفان اور اُس کی معرفت پہلے سے بڑھ کر حاصل ہوتی ہے۔ ان صفاتی ناموں میں سے خدا تعالیٰ کی ایک صفت ’’الرحمٰن‘‘ ہے۔ اس صفت کا ذکر قرآن مجید میں خصوصیت کے ساتھ موجود ہے۔ قرآن مجید شروع کرتے ہی اوّل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی صفت ’’الرحمٰن‘‘ اپنی اہمیت کے پیش نظر اس میں موجود ہے۔ صفت ’’الرحمٰن‘‘ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ عنہ فرماتے ہیں:۔ وسیع رحم کا مالک جو ہر ایک پر حاوی ہے اور یہ رحم وہی ہوسکتا ہے جو بلا مبادلہ اور بغیر کسی استحقاق کے ہو‘‘ (بحوالہ تفسیر کبیر جلد اوّل۔ مصنفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ آسان لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ رحم جو بلا مبادلہ اور بغیر کسی استحقاق کے ہو۔

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’یاد رہے کہ رحم دو قسم کا ہوتا ہے ایک رحمانیت اور دوسرا رحیمیت کے نام سے موسوم ہے۔ رحمانیت تو ایسا فیضان ہے کہ جو ہمارے وجود اور ہستی سے بھی پہلے شروع ہوا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے پہلے پہل اپنے علم قدیم سے دیکھ کر اس قسم کا زمین و آسمان اور ارضی اور سماوی اشیاء ایسی پیدا کی ہیں، جو سب ہمارے کام آنے والی ہیں اور کام آتی ہیں اور ان سب اشیاء سے انسان ہی عام طور پر فائدہ اُٹھاتا ہے۔ بھیڑ بکری اور دیگر حیوانات جبکہ بجائے خود انسان کیلئے مفید شے ہیں۔ تو وہ کیا فائدہ اٹھاتے ہیں؟ دیکھو جسمانی اُمور میں انسان کیسی کیسی لطیف اور اعلیٰ درجہ کی غذائیں کھاتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کا گوشت انسان کے لئے ہے۔ ٹکڑے اور ہڈیاں کتوں کے واسطے۔ جسمانی طور پر جو حظوظ اور لذّات انسان کو حاصل ہیں گو حیوان بھی اس میں شریک ہیں۔ مگر انسان کو وہ بدرجہ اعلیٰ حاصل ہیں اور رُوحانی لذات میں جانور شریک بھی نہیں ہیں۔ پس یہ دو قسم کی رحمتیں ہیں۔ ایک وہ جو ہمارے وجود سے پہلے پیش از وقت کے طور پر تقدمہ کی صورت میں عناصر وغیرہ اشیاء پیدا کیں جو ہمارے کام میں لگی ہوتی ہیں اور یہ ہمارے وجود خواہش اور دُعا سے پہلے ہیں، جو رحمانیت کے تقاضے سے پیدا ہوئے۔‘‘

(بحوالہ ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۱ ایڈیشن ۲۰۰۳ء)

اللہ تعالیٰ کی صرف اس ایک صفت پر ہی غور کیا جائے تو منکرین ہستی باری تعالیٰ کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کئے بنا چارہ نہیں۔ دنیا میں ایک دو نہیں ہزاروں ایسی اشیاء موجود ہیں جو خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کی جلوہ گر ہیں انسان نے اُن اشیاء کیلئے جو اس کی زندگی کیلئے جزو لاینفک ہیں خدا تعالیٰ سے کوئی مطالبہ نہیں کیا بلکہ وہ تمام کی تمام خدا تعالیٰ نے از خود انسان کی فلاح و بہبود کیلئے پیدا کی ہیں۔ مثلاً انسان اگر صرف سورج پر غور کرے تو اُسے ماننا پڑے گا کہ انسانی زندگی کی بقاء کیلئے اس کی ضرورت لازمی ہے۔ کچھ دن اگر سورج طلوع نہ ہو تو اس کا اثر انسانی زندگی میں صاف نظر آتا ہے قابل غور بات یہ ہے کہ انسان نے سورج کا مطالبہ خدا تعالیٰ سے نہیں کیا تھا بلکہ از خود خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت نے بلا مبادلہ اور بغیر کسی استحقاق کے تخلیق کی ہے۔

بے شمار اشیا خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کی جلوہ گر ہیں۔ ہوا، پانی، روشنی وغیرہ۔ انہیں اشیاء میں سے ایک شئے ’’اوزون سطح‘‘ ہے۔ اوزون کی سطح انسانی زندگی کی بقا کیلئے بے حد ضروری ہے۔ دراصل ہمارے کرہ ارض کو اللہ تعالیٰ نے جانداروں کی بقا کیلئے اوزون کی سطح سے ڈھکا ہوا ہے۔ اوزون کی حفاظتی سطح زمین سے ۳۰ سے ۴۰ کلومیٹر تک اوپر دائرہ میں موجود ہوتی ہے اوزون دراصل آکسیجن کے تین خلیوں سے مل کر بنی ہوئی ہوتی ہے۔ اوزون کا رنگ نیلا اور اس کی خوشبو تیز ہوتی ہے اس کے مقابل عام آکسیجن گیس بنا رنگ وخوشبو کے ہوتی ہے۔ اور آکسیجن کے دو خلیوں سے مل کر بنی ہوتی ہے۔

اوزون کی سطح کا بنیادی کام یہ ہے کہ سورج کی روشنی جو خطرناک الٹراوائلٹ شعاؤں کے ساتھ سورج سے خارج ہوتی ہے اس کا 97% حصہ اوزون سطح سوکھ لیتی ہے۔ اس لحاظ سے زمین میں پائی جانے والی زندگی کی بقا کیلئے اوزون کی سطح ضروری ہے۔ اگر ان الٹراوائلٹ شعاؤں کو اوزون کی سطح جذب نہ کرے تو ان خطرناک شعاؤں سے دنیا فنا ہو جائے۔ یہ الٹراوائلٹ شعائیں اگر حد سے زیادہ ہماری فضا میں داخل ہوں تو اُس کے نتیجہ میں کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ چمڑے کا کینسر اور موتیا بند وغیرہ کے ہونے کی وجوہات میں سے ایک اہم وجہ الٹراوائلٹ شعاؤں کا سیدھا زمین پر گرنا ہے۔ آسٹریلیا کی مثال ہمارے سامنے ہے جہاں اوزون کی سطح کو نقصان پہنچا۔ اسی نقصان کی وجہ سے سورج کی شعائیں بنا اوزون کے زمین پر پہنچیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بڑی تعداد میں لوگ چمڑے کے کینسر کا شکار ہوئے۔ ایک دوسرا خطرہ اوزون سطح میں سوراخ ہونے کا یہ ہے کہ دونوں قطب کا توازن اس کے نتیجہ میں بگڑ رہا ہے۔ جس کے نتیجہ آنٹارٹیکا میں موجود برف کے پہاڑ بکثرت پگھلیں گے اور اُس کی وجہ سے سمندروں میں پانی زیادہ ہوگا اور سمندر کے قریب کے ممالک کے پانی میں ڈوبنے کا خطرہ ہے۔ علاوہ گرمی حد سے زیادہ ہوگی۔

اوزون کی اہمیت کے مدنظر اس کی حفاظت کی خاطر 16 ستمبر کو دنیا کے 20 بڑے ملکوں کے درمیان ایک معاہدہ کیا گیا۔ اس معاہدہ کے مطابق 20 بڑے ممالک اُن چیزوں کا کم استعمال کریں گے جس کے نتیجہ میں اوزون سطح کو نقصان پہنچتا ہے۔ یہ ممالک اوزون سطح کو نقصان پہنچانے والی گیس خصوصاً ھیلوجن گیس جسے C.F.C کے نام سے بھی جانا جاتا ہے کو بند کریں گے۔ اسی طرح یہ ممالک کوشش کریں گے کہ اُن کاموں سے روکا جائے جس کے نتیجہ میں اوزون کی سطح کو نقصان ہوتا ہے۔

اگر آج ہم نے C.F.C گیسوں کے اخراج کو نہ روکا تو اگلے چند سالوں میں اوزون کی سطح کو شدید نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسانی زندگی کو کئی خطرات لاحق ہوں گے اوزون کی سطح کی حفاظت کیلئے ضروری ہے کہ ایک طرف ہم جہاں بکثرت درخت لگائیں وہاں دوسری طرف اپنے مالک حقیقی کو پہچانیں اور اُس کی نعمتوں کی شکرگزاری کریں۔

قارئین! حقیقت یہ ہے کہ انسان سائنس اور زندگی کے میدان میں جس قدر چاہے ترقی کرے وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کے دائرہ سے باہر نہیں نکل سکتا موجودہ سائنسی ترقیات انسان کو خدا تعالیٰ سے دور کرنے کا ذریعہ بن گئی ہیں۔ اور انسان ان مادی اشیا میں کھو کر اپنے مالک حقیقی کو بھولتا جا رہا ہے۔ حالانکہ اُسے غور کرنا چاہئیے کہ اُس رحمٰن خدا نے انسان کیلئے اس کی زندگی کی بقا کیلئے بے شمار اشیا اپنی رحمانیت کے فیض سے تخلیق کی ہیں۔ لہٰذا ہمارا بنیادی فرض ہے کہ ہم اپنے مالک حقیقی کو پہچانیں اور اُس کی معرفت کیلئے ایک تڑپ اپنے دل میں پیدا کریں۔ امام الزماں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی رحمانیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ:۔

’’اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کا نام جو بغیر کسی عوض یا انسانی عمل، محنت اور کوشش کے انسان کے شامل حال ہوتی ہے رحمانیت ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے نظامِ دنیا بنا دیا، سورج پیدا کیا، چاند بنایا، ستارے پیدا کئے، ہوا، پانی، اناج بنائے۔ ہماری طرح طرح کی امراض کے واسطے شفا بخش دوائیں پیدا کیں۔ غرض اسی طرح کے ہزاروں ہزار انعامات ایسے ہیں کہ بغیر ہمارے کسی عمل یا محنت و کوشش کے اس نے محض اپنے فضل سے پیدا کر دیئے ہیں۔ اگر انسان ایک عمیق نظر سے دیکھے تو لاکھوں انعامات ایسے پائے گا اور اس کو کوئی وجہ انکار کی نہ ملے گی اور ماننا ہی پڑے گا کہ وہ انعامات اور سامانِ راحت جو ہمارے وجود سے بھی پہلے کے ہیں بھلا وہ ہمارے کس عمل کا نتیجہ ہیں؟

دیکھو یہ زمین اور یہ آسمان اور ان میں کی تمام چیزیں اور خود ہماری بناوٹ اور وہ حالت کہ جب ہم ماؤں کے پیٹ میں تھے اور اس وقت کے قویٰ یہ سب ہمارے کس عمل کا نتیجہ ہیں؟ میں ان لوگوں کا یہاں بیان نہیں کرنا چاہتا جو تناسخ کے قائل ہیں مگر ہاں اتنا بیان کئے بغیر رہ بھی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہم پر اتنے لاتعداد انعام اور افضال ہیں کہ ان کو کسی ترازو میں وزن نہیں کر سکتے۔ بھلا کوئی بتا تو دے کہ یہ انعامات کہ چاند بنایا، سورج بنایا، زمین بنائی اور ہماری تمام ضروریات ہماری پیدائش سے بھی پہلے مہیا کر دیں۔ یہ کل انعامات کس عمل کے ساتھ وزن کریں گے۔

پس ضروری طور پر یہ ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ رحمٰن ہے اور اس کے لاکھوں فضل ایسے بھی ہیں کہ جو محض اس کی رحمانیت کی وجہ سے ہمارے شامل حال ہیں۔‘‘ (بحوالہ ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۶۴۱ ایڈیشن ۲۰۰۳ء)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی معرفت ہمیں عطا فرمائے اور ہم اُس کے حقیقی عبد شکور بنیں۔ آمین

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جریر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، رات کا وقت تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا تم اپنے پروردگار کو اسی طرح بلا روک ٹوک دیکھو گے جس طرح اس چودھویں کے چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اس شرف کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہو تو فجر اور عصر کی نماز وقت پر پڑھنے میں کوتاہی نہ ہونے دو۔

(بخاری کتاب التوحید والرد علی الجهمية غيرهم)

خطبہ جمعہ

جب اس جماعت کے افراد کو نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ کے اور اُس کے رسول کے حوالے سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ خاص طور پر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کرنی چاہئے، کیونکہ اس کے بغیر ہم میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں ہے کہ ہم ایک ہاتھ کے تحت اُٹھنے اور بیٹھنے والے ہیں اور نصیحتوں کو سُن کر اُن پر توجہ دینے والے ہیں۔

اللہ کرے کہ اس خطبہ میں کی گئی باتوں پر بھی آپ عمل کرنے والے ہوں اور اس جلسے میں جو میری طرف سے یا دوسرے مقررین کی طرف سے علمی، روحانی اور تربیتی مضامین بیان ہوں اُن کو سُن کر یہاں بھی اور بعد میں بھی اپنے گھروں میں جا کر عمل کرنے والے ہوں۔

احادیث نبویہ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات۔ آپ کے اور آپ کے صحابہ کے عملی نمونوں کے حوالہ سے جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کو خصوصی نصائح۔ کارکنان اور انتظامیہ کے لئے اہم ہدایات

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22/جولائی 2011ء بمطابق 22/وفا 1390 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی۔ آلٹن۔ ہمپشائر

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ جمعہ میں مَیں نے میزبانوں اور ڈیوٹی کے کارکنوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے مہمانوں کی عزت و احترام کے ساتھ مہمان نوازی ایک حقیقی مومن کا وصف ہے۔ اور جلسے کے ان دنوں میں اس اعلیٰ خُلق کا اظہار ہر کارکن کے عمل اور رویّہ سے ہونا چاہئے، چاہے وہ کسی بھی شعبے میں کام کر رہا ہو۔ آج پھر چند باتیں اسی حوالے سے کروں گا، لیکن آج مہمانوں کی ذمہ داری اور ایک مومن کو کیسا مہمان ہونا چاہئے؟ اس کا بھی ساتھ ذکر ہو گا۔ اِسی طرح جیسا کہ میرا طریق ہے عموماً جلسے کے حوالے سے بعض انتظامی ہدایات بھی دی جاتی ہیں سو اِن کی بھی یاد دہانی کروائی جائے گی۔ یہ بہت ضروری ہے۔ گو یہ ہدایات جلسہ سالانہ کے پروگرام میں چھپی ہوئی ہوتی ہیں لیکن تجربہ یہی ہے کہ اِن کے پڑھنے کی طرف لوگ کم توجہ دیتے ہیں یا اس کو اتنا اہم نہیں سمجھتے۔ ویسے بھی یاد دہانی فائدہ مند چیز ہے اور اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ مومنوں کو نصیحت جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے احکامات کے تحت کی جاتی ہے وہ یقیناً اُن کے لئے نفع رساں ہے اُن کو فائدہ پہنچانے والی ہے اور جماعت احمدیہ کی یہ بھی خوبی ہے کہ یہ وہ جماعت ہے جس نے اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو مانا ہے، جس کی بنیاد ہی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکم کی تعمیل میں ہے، یا اس کی بنیاد ہی اللہ تعالیٰ کے اور اُس کے رسول کے حکم کے ماتحت ڈالی گئی ہے۔ اور پھر آپ ہی وہ جماعت ہیں جس کو آج دنیا میں یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ نظامِ خلافت سے وابستہ ہیں۔ پس جب اس جماعت کے افراد کو نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ کے اور اُس کے رسول کے حوالے سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ خاص طور پر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کرنی چاہئے کیونکہ اس کے بغیر ہم میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں ہے کہ ہم ایک ہاتھ کے تحت اُٹھنے اور بیٹھنے والے ہیں اور نصیحتوں کو سُن کر اُن پر توجہ دینے والے ہیں۔ اللہ کرے کہ اس خطبہ میں کی گئی باتوں پر بھی آپ عمل کرنے والے ہوں اور اس جلسے میں جو میری طرف سے یا دوسرے مقررین کی طرف سے علمی، روحانی اور تربیتی مضامین بیان ہوں اُن کو سُن کر یہاں بھی اور بعد میں بھی اپنے گھروں میں جا کر عمل کرنے والے ہوں۔

گزشتہ جمعہ میں مَیں نے ایک حدیث کے حوالے سے میزبانوں اور کارکنوں کو بتایا تھا کہ ایک مومن جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُس کا یہ فرض ہے کہ اپنے مہمان کی تکریم کرے، عزت اور احترام کرے اور عمومی مہمان نوازی تین دن رات تک ہے۔ گو بعض حالات میں اس سے بھی زیادہ مہمان نوازی ہو سکتی ہے اور ہوتی رہی ہے لیکن یہاں تین دن رات کہہ کر مہمانوں کو بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ بیشک میزبان کا کام ہے کہ عزت و تکریم کے ساتھ اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرے اور یہ اُس مہمان کا جائز حق ہے، لیکن مہمان کو بھی اپنی حدود کا خیال رکھنا چاہئے۔ اگر حدود سے زیادہ چاہو گے تو پھر بعض اوقات میزبانوں کی طبیعتوں میں بے چینی بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس حدیث میں آگے یہ بھی بیان فرمایا گیا ہے اور یہ کہہ کر مہمان کی غیرت کو بھی اُبھارا گیا ہے کہ اس سے زیادہ مہمان نوازی کروانا صدقہ ہے۔ اور کوئی صاحبِ حیثیت یا با غیرت اور عزت والا شخص صدقہ کھانا پسند نہیں کرتا۔ پھر اس حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ یہ جائز نہیں کہ مہمان اتنا عرصہ مہمان نواز کے پاس رہے، میزبان کے پاس رہے کہ اُس کو تکلیف میں ڈال دے۔

(بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف وخدمتہ ایاہ بنفسہ حدیث نمبر 6135)

ظاہر ہے جب تکلیف میں ڈالا جائے گا تو طبیعتوں میں بے چینی پیدا ہو گی اور ہوتی ہے۔ ہر ایک کے اپنے اپنے حالات اور مصروفیات ہیں۔ جماعتی نظام ہے تو اس کے بھی اپنے بعض مسائل ہیں۔ اس لئے مہمان نوازی ایسا خُلق ہے جو عزت و تکریم کا احساس پیدا کرنے کے لئے ہے، آپس میں محبت پیدا کرنے کے لئے ہے، پیار و محبت کے جذبات پیدا کرنے کے لئے ہے۔ جب تکلیف پہنچانی شروع کی جائے پھر اس میں بال آنے شروع ہو جاتے ہیں۔

جماعتی طور پر اجتماعی قیام گاہوں میں چاہے وہ مسجد کے ہالوں میں ہیں یا متفرق جگہوں پر ہیں ایک محدود وقت تک ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ اُس کے بعد حکومتی کارندوں کی بھی نظر ہوتی ہے کہ وہاں رہائش کا جو بھی انتظام ہے، اُس کے اندر رہتے ہوئے، شرائط پوری کرتے ہوئے انتظام ہو رہا ہے کہ نہیں۔ اس لئے خاص طور پر یورپ سے باہر سے آئے ہوئے مہمان اس بات کا خیال رکھیں کہ یہاں جماعتی قیامگاہیں بھی ایک محدود وقت تک کے لئے استعمال ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اگر زیادہ ٹھہرنا ہے تو پھر اپنا کوئی اور بندوبست کریں۔ لیکن اَور دوسرے بندوبست میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سامنے رکھیں کہ میزبان کو تکلیف میں نہ ڈالو۔ ہر بات کی تفصیل بیان کرنا یہ اسلام کا ہی خاصّہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بظاہر معمولی باتوں کو بھی سامنے رکھ کر ہماری ہر طرح سے تربیت فرمائی ہے۔ پس ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ اُن کی پاسداری کرے۔ اِن بظاہر چھوٹی سے چھوٹی باتوں کا بھی خیال رکھنے سے بڑی نیکیوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے اور توفیق ملتی ہے اور ایک پیار اور محبت کرنے والا ایک دوسرے کے جذبات کا احساس کرنے والا معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ اور یہی ایک بہت بڑا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے کے مقاصد میں سے ہمیں بتایا ہے کہ ایک پیار، محبت اور اخوت کا رشتہ قائم ہو اور معاشرہ قائم ہو۔

(ماخوذ از آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد نمبر 4 صفحہ 352)

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس حسین معاشرے کی بنیاد جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے اللہ اور رسول کی اطاعت اور اولو الامر کی اطاعت میں ہے۔ پس جتنے جتنے اطاعت کے معیار ہوں گے، یا بلند ہوتے چلے

جائیں گے اُتنی ہی باتوں کو سننے اور عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ پس ہر آنے والے کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اطاعت کے معیار بھی بلند کرنے ہیں اور اس کے لئے کوشش بھی کرنی ہے تاکہ ہمارے پاؤں، ہمارے قدم پیچھے کی طرف نہ پھسلنے شروع ہو جائیں، تاکہ ہم جلسے کے فیض سے فیضیاب ہو سکیں۔

بعض لوگ یہاں آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہاں جو دو ہفتے کا یا تین ہفتے کا جماعتی انتظام ہے اُس کے مطابق ہی ہم ٹھہریں گے اور پھر اگر زیادہ ٹھہرنا ہوا تو اپنا انتظام کر لیں گے۔ لیکن عملاً بعض لوگ کئی کئی مہینے ٹھہرتے ہیں، انتظامیہ بھی تنگ آ جاتی ہے۔ پھر اگر جماعتی پروگراموں کی وجہ سے اُن جگہوں کی ضرورت ہو، اُن جگہوں سے اِن مہمانوں کو ادھر اُدھر کیا جائے تو اعتراض بھی کرتے ہیں، میرے پاس بھی بعض شکایتیں آتی ہیں۔ تو ایسے لوگوں سے بھی میں درخواست کروں گا کہ ایک تو جو زبان دی ہے، جو وعدہ کیا ہے اُسے پورا کریں، دوسرے اطاعتِ نظام کا خیال رکھیں۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی اطاعت انسان کو نیکیوں کی توفیق دیتی ہے۔ اگر ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی اہمیت نہ ہوتی، معاشرے پر اس کا اثر نہ پڑ رہا ہوتا، انسان کے اخلاق پر اس کا اثر نہ پڑ رہا ہوتا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ہمیں ان باتوں کی طرف اتنی توجہ نہ دلواتے۔

محدود وقت کے لئے مہمان نوازی کا ایک حدیث میں جہاں ذکر آتا ہے، اس کی مزید وضاحت بھی ہوتی ہے۔ یہ صحیح مسلم کی حدیث ہے جو ابی شریح خذاعی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن تک ہے اور اس کی خصوصی خاطر داری ایک دن اور رات ہے۔ مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اُسے گناہگار کر دے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اُسے گناہ میں کیسے مبتلا کرے گا۔ آپؐ نے فرمایا وہ اُس کے پاس اتنا ٹھہرا رہے کہ اُس کے پاس کچھ نہ ہو جس سے وہ اُس کی ضیافت کر سکے۔

(صحیح مسلم کتاب اللقطۃ باب الضیافۃ ونحوھا حدیث نمبر 4514)

اب اگر میزبان ضیافت نہیں کر رہا، مہمان نوازی کا حق ادا نہیں کر رہا، چاہے وہ کسی مجبوری کی وجہ سے ہی ہو تو میزبان گناہگار بن رہا ہے اور پھر بات یہیں نہیں رُکتی۔ جیسا کہ پہلی حدیث میں ذکر ہو چکا ہے کہ میزبان کو تکلیف میں نہ ڈالو۔ اب میزبان اپنے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے قرض لے کر بھی مہمان نوازی کرتا ہے اور اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالتا ہے۔ پھر اگر وعدے کے مطابق قرض دینے والے کا قرض نہیں چکاتا تو پھر گناہگار بنتا ہے۔ پھر بعض دفعہ لمبی مہمان نوازی ہے، میزبان یا اُس کے گھر والے بھی، گھر میں سے کسی بھی فرد میں اس وجہ سے چڑ چڑا پن پیدا ہو جاتا ہے کہ مہمان ہمارے گھر بیٹھا ہوا ہے، جاتا نہیں۔ چاہے غیب میں ہی سہی وہ مہمان کو کوسنے لگ جائے، بُرا بھلا کہہ دے تو پھر گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ پھر یہ ہے کہ اس سے مہمان کی عزت وتکریم نہیں رہتی۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضیافت نہ کر کے گناہگار ہونے کا ہی فرمایا ہے لیکن اگر اس کی جزئیات میں جائیں تو پتہ چلتا ہے کہ اسی ایک لفظ میں بہت سی نصائح آپ نے فرما دیں۔

پھر ایک اور رنگ میں میزبان کو بھی توجہ دلا دی کہ تم مہمان کا جائز حق نہ دے کر اس فعل کو معمولی نہ سمجھو۔ اگر یہ فرض ادا نہیں کرو گے تو گناہگار بن جاؤ گے، تمہارا اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان بھی ختم ہو جائے گا۔ لیکن مہمان کو فرمایا کہ پھر اس صورت میں تمہارا بھی اپنے میزبان کو گناہگار بنانے میں حصہ ہوگا۔ اس لئے تم بھی پوچھے جاؤ گے۔ تو دیکھیں بظاہر ایک چھوٹی سی بات ہے جو کہاں سے کہاں تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر ہر ایک اپنے اپنے حق ادا کرے تو پھر نہ تو وہ میزبان گناہگار بنتا ہے اور نہ ہی مہمان گناہگار بننے والا یا بنانے والا بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا جماعت پر یہ بڑا فضل ہے کہ 99.99 فیصد لوگ بات سنتے ہیں، ہدایات سنتے ہیں تو اِس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ چند ایک ایسے ہوتے ہیں جو ہٹ دھرمی دکھاتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو بھی چاہئے کہ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائیں اور جماعت کا جو حسن ہے اُس کو اور نکھارنے کی کوشش کریں۔ اگر ایسے لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے تو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ کیا ضرورت ہے کہ معمولی لوگوں کی بات کو اتنا اُبھار کر پیش کیا جائے۔ یہ جو چند ایک لوگ ہیں، اِن کو جو نصائح کی جاتی ہیں وہ بھی فائدہ مند ہو جاتی ہیں۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو جو نصائح فرمائیں تو مجموعی طور پر صحابہ کے عمل کو دیکھ کر نہیں فرمائی تھیں بلکہ کسی ایک آدھ کے عمل کو دیکھ کر ہی فرمائی ہوں گی۔ صحابہ میں سے اکثریت نیکی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں پر پہنچی ہوئی تھی، بلکہ مہاجرین جب ہجرت کر کے مدینہ میں آئے ہیں تو ایک لمبا عرصہ انصار نے اُن کی ایسی خدمت کی جس کی مثال ہی نہیں ملتی۔ بے شک یہ کہا جاتا ہے کہ وہ تو بھائی بھائی بن گئے تھے۔ مؤاخات پیدا ہو گئی تھی اور گھر کے فرد کی طرح تھے، لیکن انصار کے رویّے باوجود اس کے کہ وہ مہاجر مستقل حیثیت سے ہی رہنے لگ گئے تھے اور ایک رشتہ بھی قائم ہو گیا وہ اُن کے ساتھ مہمانوں والا سلوک ہی کرتے تھے۔ اکثر اپنے سے بہتر خوراک وغیرہ کا انتظام اپنے مہاجر بھائیوں کے لئے کرتے تھے۔ لیکن اُدھر مہاجروں کا بھی ایک رویّہ تھا۔ اُن میں ایسے تھے جو کہتے تھے کہ ہماری مہمان نوازی اس طرح نہ کرو۔ ہمیں اپنے حقوق میں سے اس طرح نہ دو۔ تم ہمیں بازار کا رستہ بتا دو تاکہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہوویں اور خود کمائیں۔

(ماخوذ از اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 3 ذکر ''عبد الرحمٰن بن عوف'' صفحہ 377 دار الفکر بیروت 2003ء)

سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس کے کہ آپ کے صحابہ کی اکثریت نیکیوں پر قائم رہنے والی اور ہر بات کا خیال رکھنے والی تھی پھر بھی نصیحت فرماتے ہیں۔ اس لئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ چند ایک کی خاطر اتنی بڑی نصیحت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو مستقل اعلیٰ اخلاق کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے اس لئے کہ اُن کے معیار کم نہ ہو جائیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی تھی جس نے ایسے اعلیٰ اخلاق دکھانے والے پیدا کئے، دونوں طرف سے ایسے اظہار کرنے والے پیدا کئے جن کی مثالیں نہیں ملتیں۔ اور پھر اس لئے بھی نصیحت ہوتی تھی کہ نئے آنے والے بھی جو میزبان بن رہے ہیں یا مہمان بن رہے ہیں اُن کی تربیت کے لئے یہ باتیں سامنے لا کر اُن کے نیکیوں کے معیار بلند تر کئے جائیں۔ پھر قرآن شریف بھی ہمیں فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (سورۃ البقرۃ:149) کا حکم دیتا ہے کہ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے بنو۔ یہ حکم ہے۔ ایک تو ان باتوں کی طرف توجہ دلانے سے ہر ایک کی نیکیوں میں بڑھنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے یہ بھی کہ اگر نیکیوں میں آگے بڑھ رہے ہو اور دیکھ رہے ہو کہ میرا بھائی پیچھے رہ رہا ہے تو اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بھی آگے لاؤ۔ نیکیوں کی سیڑھیوں پر چڑھ رہے ہو تو جہاں نیکیوں میں آگے بڑھنے والوں سے مقابلہ ہے وہاں پیچھے رہ جانے والوں کو بھی کوشش کر کے اوپر لانا ضروری ہے تاکہ من حیث القوم ترقی کی طرف قدم بڑھتے چلے جائیں اور کوئی ایسا خلق نہ رہ جائے جس میں ہم میں سے ایک بھی اپنی استعدادوں کے مطابق کوشش نہ کر رہا ہو۔ یہ خوبصورتی اور حُسن اُس وقت پیدا ہو سکتا ہے جب مومنین ایک جماعت کی صورت میں ہوں۔

پس جب نصائح کی جاتی ہیں، چھوٹی چھوٹی باتوں کی نشاندہی کی جاتی ہے تو یہ کسی کو شرمندہ کرنے کے لئے نہیں ہوتیں یا پھر جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لئے نہیں ہوتیں بلکہ ان کی نیکیوں کے معیار بلند کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔

مہمان نوازی کے ذکر میں گزشتہ جمعہ میں مَیں نے کہا تھا کہ کسی کے یہ کہنے پر کہ غریب لوگ گھر میں دال کھاتے ہیں یا غریب ممالک میں بعض کو دال بھی نہیں ملتی لیکن امیر گوشت کھانے کے عادی ہیں، اس لئے لنگر میں عام طور پر جو عام لوگ ہیں، غریب ہیں اُن کے لئے تو بیشک دال پکا کرے، اُن کو بیشک دال کھلائی جائے اور امیروں کے لئے گوشت اور اچھا کھانا پکنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو سُن کر انتہائی ناپسند فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ جلسے کے مہمانوں کے لئے ایک ہی طرح کا کھانا پکا کرے گا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 8 صفحہ 64 غیر مطبوعہ)

لیکن آپ نے ایک موقع پر غرباء کو بھی نصیحت فرمائی۔ یہ شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ دوپہر کا کھانا دونوں مجلسوں کو میں کھلایا کرتا تھا۔ ایک مجلس نئے مہمانوں کی ہوتی تھی جو حضرت صاحب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتی تھی۔ ایک عموماً یہاں اپنے والوں کی ہوتی تھی۔ حضرت اقدس بعض اوقات تقریروں میں یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو اگر ایک شخص غریب ہے ہمیشہ گھر میں دال روٹی کھاتا ہے تو اگر یہاں بھی اُسے دال کھانے کو ملے تو اُسے برا نہیں ماننا چاہئے۔ ہم بعض اوقات اُمراء کے لئے گوشت روٹی کا انتظام خصوصیت سے بھی کر دیتے ہیں تا وہ عادت کی وجہ سے بیمار نہ ہو جائیں۔ اُن کو اگر دال ہی دی جائے تو جس غرض کے لئے وہ آتے ہیں وہ غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ اُن کی صحت خراب ہو جاتی ہے، غرباء کو اُن کی ریس نہیں کرنی چاہئے۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 10 صفحہ 351-350 غیر مطبوعہ)

اور اس لئے بعض دفعہ یہاں بھی بعض قوموں کی طبائع کے مطابق مختلف کھانے پکتے ہیں۔

پس حالات کے مطابق اگر کبھی کسی وقت مختلف کھانا پکانے کا فیصلہ ہوتا ہے تو کسی فریق کو بُرا نہیں منانا چاہئے، کسی شخص کو بُرا نہیں منانا چاہئے۔ لیکن عموماً کوشش یہی ہوتی ہے کہ ایک جیسا کھانا ملے سوائے بیماروں کے جیسا کہ مَیں نے کہا یا غیر ملکی مہمان جو ہیں یا غیر از جماعت جو ہیں اُن کے لئے کچھ تھوڑا سا خاص کھانا بھی پکایا جاتا ہے لیکن انتظامیہ یا عہدیداروں کا یہ کام نہیں ہے کہ اپنے لئے خاص کھانے پکوائیں۔ وہاں جب ایک جگہ یہ سوال اُٹھا تھا جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبے میں ذکر کیا تھا کہ ایک عہدیدار نے اپنے لئے بٹیرے پکوا لئے اور ایک دوسرے شخص کے لئے جو مہمان تھے، جب اُن کو پتہ لگا اُنہوں نے مطالبہ کیا تو اُنہیں نہیں دیئے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں جب یہ آیا تو آپ نے فوری طور پر باورچی سے بٹیرے منگوا کر اُس مہمان کو بھجوائے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کل سب کے لئے بٹیرے پکیں گے تاکہ انصاف قائم

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

رہے۔

(ماخوذاز رجسٹر روایات صحابہ جلد15 صفحہ 17 غیر مطبوعہ)

سُنا ہے اس پر کسی نے مذاقاً جلسے کی انتظامیہ کو یہ پیغام بھجوایا تھا کہ اب تمہارے ذمہ یہ لگا دیا گیا ہے کہ جلسہ پر بٹیرے پکایا کرو۔ شاید افسر صاحب جلسہ سالانہ اس پیغام کو سن کر پریشان بھی ہو گئے ہوں۔ کیونکہ اِن کا یہ پہلا سال ہے اور پریشان بھی ذرا جلدی ہو جاتے ہیں کچھ موسمی حالات کی وجہ سے بھی پریشان ہیں۔ اُن کے لئے دعا بھی بہت کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے کاموں میں برکت ڈالے۔ اور افسر صاحب بھی تسلی رکھیں کہ بٹیروں کا یہ مطالبہ کوئی سنجیدہ مطالبہ نہیں ہے۔ لیکن بہر حال ہر ایک کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ مہمان کی عزت اور جذبات کا خیال رکھا جائے۔ بٹیروں کی بجائے بیشک دال کھلائیں لیکن عزت کے ساتھ کھلائیں۔

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل روایت کرتے ہیں کہ جب لاہور میں حضرت صاحب ایک لیکچر کے ارادہ سے تشریف لائے۔ سولہ دن آپ کا قیام لاہور میں رہا۔ کھانے کا انتظام جن احباب کے سپرد تھا اُن میں مَیں بھی شامل تھا۔ غالباً خلیفہ رجب الدین نے کسی مہمان کو کہہ دیا کہ پانی بھی ساتھ پیؤ۔ بیچارے زیادہ کھانا کھانے والے ہوں گے۔ کہہ دیا کھانا کھائے جا رہے ہو پانی بھی ساتھ پیو۔ یہ بات کسی طرح حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچ گئی کہ مہمانوں کو تنگ کیا جاتا ہے اور کھانا خاطر خواہ نہیں ملتا۔ حضور باہر تشریف لائے اور دروازے میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ کون منتظم ہے؟ ہم نے عرض کہ حضور ہم حضور کے خادم ہیں۔ حضور نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ لوگوں کو کھانا اچھا نہیں ملتا اور بعض کو کہا جاتا ہے کہ بازار سے کھا لو، کیا یہ بات صحیح ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ حضرت! بے تکلفی میں کسی نے کسی کو کہا ہے ورنہ انتظام سب ٹھیک ہے۔ فرمایا نہیں ہم اپنے لنگر کا انتظام خود کریں گے، مہمان ہمارے ہیں اور لنگر کا انتظام بھی ہمارے ہی ذمہ عائد ہوتا ہے۔ بعض لوگوں نے مل کر معافی کی درخواست کی اور آئندہ احتیاط کا وعدہ کیا۔ پھر حضور نے معاف فرمایا اور لنگر جماعت کی طرف سے جاری رہا۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 9 صفحہ 271-270 غیر مطبوعہ)

پس چاہے کارکنان اپنے کسی بہت ہی بے تکلف قریبی عزیز سے ہی بات کہہ رہے ہوں، اگر وہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر میں مہمان بن کر آیا ہے تو اُس کی عزتِ نفس کا بھی بہرحال خیال رکھنا ہوگا اُس کی عزت و تکریم کرنی ہوگی۔ اگر صرف ایک دفعہ کے بعد دو دفعہ یا چار دفعہ نہیں، دس بیس دفعہ بھی اگر کوئی پلیٹ لے کر کھانے کے لئے آتا ہے تو بغیر کسی اظہار کے اُس کو سالن ڈال کر دینا چاہئے۔ لیکن یہاں مَیں مہمانوں سے بھی کہوں گا کہ وہ سالن ضائع نہ کیا کریں۔ بعض دفعہ میں نے جا کر دیکھا ہے کہ سالن پلیٹ میں چھوڑ جاتے ہیں اور ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض لوگ آلو گوشت میں سے خاص پسند کی چیز کھا لیتے ہیں، بوٹیاں کھا لیں یا تھوڑا سا شوربہ کھا لیا لیکن اکثر آلو ضائع کر دیتے ہیں، سوائے یہاں یورپ کے رہنے والے لوگ کچھ آلو کھا لیتے ہیں۔ بہر حال سوائے اُن کے جن کو آلو انتہائی ناپسندیدہ ہوں بعض بالکل کھا ہی نہیں سکتے یا کسی کو کوئی طبی وجہ ہو۔ مہمان جو ہیں اُن کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ سالن ضائع نہ ہو۔ جتنا ڈالیں یا ڈلوائیں وہ کھائیں۔ بہرحال میزبان اور مہمان دونوں کا رویہ ہے جو ایک خوبصورت ماحول پیدا کرتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک کارکن پر اس لئے بہت زیادہ ناراض ہوئے کہ اُس نے مہمانوں کے سامنے سے پلیٹیں اُٹھانی شروع کر دی تھیں۔ مہمان کھا رہے تھے۔ بعض آہستہ آہستہ کھاتے ہیں تو جب کافی وقت گزر گیا اُس نے جو پلیٹیں ہیں وہ اُٹھانی شروع کر دیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک مہمان کھا کر خود نہ کہے کہ پلیٹ اُٹھاؤ، تمہارا کام نہیں۔ اور آئندہ سے مہمان کو یہ نہیں کہنا کہ ہم نے کام ختم کرنا ہے جلدی کرو۔

(ماخوذاز رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 13 صفحہ 455-454 غیر مطبوعہ)

لیکن مہمانوں کو بھی یہ عمومی نصیحت ہے کہ کھانا کھا کر پھر اُٹھ جاؤ۔ جتنی دیر کھانے میں لگتی ہے وہ تو ٹھیک ہے لیکن اُس کے بعد بیٹھ کے گپیں مارنے نہ لگ جاؤ۔ گو یہ نصیحت اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دی ہے کہ وقت ضائع نہ کیا کرو، اُٹھ جایا کرو۔ لیکن یہ اعلیٰ اخلاق کا ایک بنیادی اصول ہے جس کو عموم میں بھی استعمال ہونا چاہئے۔ کام کرنے والے بھی کارکنان ہیں انہوں نے بھی آرام کرنا ہوتا ہے، اپنا کام سمیٹنا ہوتا ہے، مہمانوں کو اُن کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

جلسے کا ایک بہت بڑا مقصد تعلق باللہ پیدا کرنا ہے۔ اس لئے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے، کارکنان بھی اور مہمان بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس تعلق کو پیدا کرنے کے لئے اپنی نمازوں اور نوافل کی طرف بہت توجہ دیں، دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں کہ انہی میں ہمارے مسائل کا حل ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس بارے میں کیا نمونے ہوتے تھے، کس طرح ذوق و شوق سے وہ نمازیں ادا کیا کرتے تھے اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔

حضرت عطا محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد نتھے خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے کی یہ ایک برکت تھی کہ باوجودیکہ میں بچہ تھا لیکن نماز میں کھڑے ہوتے ہی رقت طاری ہو جاتی اور آنسو بند نہ ہوتے تھے کہ سلام پھر جاتا اور نماز ختم ہو جاتی۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی اللہ، جری اللہ فی حلل الانبیاء کی زیارت کا موقع بخشا۔ یہ ایک فضل عظیم ہے جو اس نے مجھ پر کیا۔ ورنہ میں نے اپنے نانا جان کو ترستے اور روتے سُنا تھا کہ نہ معلوم کہ مہدی علیہ السلام کا زمانہ کب آئے گا؟ اس نے ہم پر فضل کیا، ہمیں اُس کی زیارت کا شرف بخشا۔ الحمدللہ رب العالمین۔ اور حضور کے ہزاروں نشان دیکھے جس سے حضور کی نبوت ثابت ہوتی ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ حضور اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 5 صفحہ 167 غیر مطبوعہ)

پس ہم وہ لوگ ہیں جن کو گو آپؑ کی زیارت کا شرف تو حاصل نہیں ہوا لیکن آپ کے دعاوی پر ایمان لانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو پورا کرنے والے بنے۔ پس اپنی نمازوں اور نوافل میں بھی ہمیں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوتے ہوئے اِن دنوں میں نمازوں اور نوافل میں سوز و گداز پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسیح موعود کو ماننے والا بنایا، اس کی توفیق عطا فرمائی اور پھر آج کل کا دور جو ہے جس میں مخالفینِ احمدیت اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں، انفرادی اور اجتماعی دعائیں اور خدا تعالیٰ سے تعلق ہی ہے جو اِن کا توڑ ہے اور اس طرف آج کل بہت زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک بات یہ بھی یاد رہے کہ جلسے پر لوگ آتے ہیں، میل ملاقات بھی ہوتی ہے، بعض لمبے عرصے کے بعد ایک دوسرے کو ملتے ہیں، بعض دفعہ نئی واقفیتیں پیدا ہوتی ہیں پھر خواہش ہوتی ہے کہ مل بیٹھیں ذرا مزید معلومات حاصل کریں، لیکن اس کے لئے جلسے کی کارروائی کے بعد وقفوں میں بیشک بیٹھیں اپنی مجلس لگائیں لیکن ان میں بھی اِدھر اُدھر کی فضول گفتگو کی بجائے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا ذکر ہو۔ بہت سارے پیارے ہیں جو رخصت ہوئے، اُن کا بھی ذکر ہو، اُن کی نیک یادوں کا ذکر ہو۔ بعض نیک واقعات کا ذکر ہو۔ بعض کے نئے رشتے بھی ان دنوں میں قائم ہوتے ہیں تو اس وجہ سے بھی خاص طور پر بیٹھنا پڑتا ہے۔ عورتوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے کہ صرف وقفے کے دوران باتیں کریں اور چاہے وہ اجتماعی قیامگاہیں ہیں یا وقفہ ہے یا گھروں میں ہیں، تو پھر وہاں بھی باتیں ایک حد تک ہونی چاہئیں۔ بعض دفعہ لوگ ساری ساری رات جاگتے ہیں اور پھر صبح کی نماز بھی ضائع ہو جاتی ہے۔ پس اتنا نہ جاگیں کہ رات کو نوافل اور فجر کی نماز ضائع ہو جائے بلکہ خاص اہتمام سے گھروں میں بھی اور جہاں بھی ٹھہرے ہوئے ہیں تہجد کا اہتمام ہونا چاہئے۔ تبھی روحانی ماحول سے فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔

عورتوں کو خاص طور پر اس امر کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے اس لئے اس میں شامل ہونے والے کی نظر اس بات پر مرکوز ہونی چاہئے کہ ہم نے اپنے روحانی، اخلاقی اور علمی معیاروں کو بلند کرنا ہے۔ اُس میں ترقی کرنی ہے اور اس ماحول سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھانا ہے۔ جب یہ سوچ ہوگی تو وہ خواتین بھی جو اپنے لباس اور زیوروں کی نمائش کر رہی ہوتی ہیں وہ بھی سادہ لباس میں آئیں گی یا اس سوچ کے ساتھ آئیں گی کہ اصل مقصد ہمارا جلسہ سننا ہے۔ پس یہ سوچ رکھنی چاہئے اور لباس مناسب اور ڈھکے ہوئے ہونے چاہئیں۔ بعض کے لباس کے بارے میں شکایات آتی ہیں کہ ایسے ہوتے ہیں جس سے کسی طرح بھی کسی احمدی عورت کا تقدس ظاہر نہیں ہو رہا ہوتا۔ پس لباس وہ ہو جو زینت کو چھپانے والا ہو اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرما دی کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے جو لباس تم زیب تن کرو گے، وہی تمہاری زینت چھپانے والا لباس ہے۔ اسی طرح مردوں اور عورتوں کو یہ حکم بھی ہے کہ وہ غضِ بصر سے کام لیں۔ راستہ چلتے ہوئے بلاوجہ اِدھر اُدھر نہ دیکھیں، نظریں نہ دوڑائیں، یہ بھی انتہائی ضروری چیز ہے۔ اس ماحول میں بعض سڑکوں پہ عورتیں اور مرد اکٹھے چل رہے ہوتے ہیں وہاں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ ماحول کے تقدس کے لئے بہت ضروری ہے، اپنے اخلاق کے لئے بہت ضروری ہے۔ پس اس طرف بھی بہت زیادہ توجہ دیں۔

اب چند انتظامی باتوں کی طرف بھی توجہ دلا دوں کہ آپ لوگوں کی حفاظت کے لئے سیکیورٹی کے انتظام میں جو سختی ہے اُسے خوشی سے برداشت کریں۔ سکینر (Scaner) سے گزرنا اور سامان چیک کروانا انتہائی ضروری ہے اور خود اس کے لئے پیش کرنا چاہئے۔ اگر کبھی غلطی سے کسی کی نظر سے اوجھل بھی ہو گئے ہیں تب بھی خود پیش ہوں کہ ہمیں چیک کرو۔ یہ نہ سمجھیں کہ ایک دفعہ چیک کر لیا۔ بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے باہر چلے گئے، دوبارہ اندر آ گئے تو دوسری دفعہ چیکنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ جتنی مرتبہ بھی باہر جائیں گے جب بھی اندر آنا ہوگا، چیکنگ ہوگی اور چیکنگ کرنے والوں کا بھی کام ہے چاہے بیشک واقف کار بھی ہوں اُن کی چیکنگ کرنی ہے۔ اس لئے اس بات پر کبھی مہمانوں کو یا شامل ہونے والوں کو چِڑنا نہیں چاہئے۔ لیکن مردوں اور عورتوں کی طرف جن کارکنان

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

یا کارکنات کی سکینرز (scaners) پر ڈیوٹی ہے، چیکنگ پر ڈیوٹی ہے، اُن سے بھی مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چیک تو ضرور کریں لیکن یہ بھی کوشش کریں کہ تمام احتیاطوں کے ساتھ جتنی جلدی چیکنگ ہو سکتی ہے ہوجائے تاکہ لوگوں کو زیادہ تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے اور جلسہ بھی وقت پہ شروع ہو اور وقت پر پنڈال میں داخل ہو جائیں، مارکی میں آجائیں۔

پھر ڈیوٹی والے کارکنان یا سکیورٹی والے ہیں اُن کو تو مَیں پہلے بھی سیکورٹی کی طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ جہاں جہاں بھی فینسیں (Fences) لگائی گئی ہیں، یہ نہ سمجھیں کہ فینس (Fence) کافی ہے۔ اُن فینسوں کے ساتھ ساتھ خاص طور پر ڈیوٹی بھی دینی چاہئے۔ اور بڑی احتیاط سے اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے ڈیوٹی ادا کریں۔ کسی بھی ڈیوٹی کو جہاں بھی کسی کی لگائی گئی ہے معمولی نہ سمجھیں۔ شرارتی عنصر کوئی بھی شرارت کر سکتا ہے، اور کسی سے کوئی بعید نہیں۔ اس لئے صرف ڈیوٹی دینے والے ہی نہیں بلکہ جلسے میں سب شامل ہونے والے جو ہیں اپنے ماحول پر نظر رکھیں۔ جیسا کہ میں نے کہا اپنے یہ دن دعاؤں میں گزاریں۔ اس کے ساتھ اپنی حیثیت کے مطابق صدقات پر بھی توجہ دیں۔ سکینرز کی بات میں نے کی تھی تو اس دفعہ کوشش کی گئی ہے کہ عموماً اندر آنے کے زیادہ سے زیادہ راستے بنائے جائیں تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ مریضوں کو، بچوں والوں کو زیادہ سہولت میسر کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لیکن پھر بھی بعض دفعہ بعض دقتیں سامنے آجاتی ہیں، اس پر بے صبر اور بے حوصلہ نہیں ہونا چاہئے۔ پھر تقریروں کے دوران ضرورت سے زیادہ نعرے نہ لگائیں۔ بعض لوگوں کو نعرے لگانے کی بہت عادت ہے۔ بلکہ نعرے لگانے کا جو مرکزی نظام ہے اُس کے تحت ہی نعرہ لگنا چاہئے۔ اُنہی کی ذمہ داری ہے، اُنہی میں رہنے دیں لیکن جب نعرہ لگائیں تو پھر نعرے کا جواب بڑے پُر جوش طریقے سے ہونا چاہئے۔ پھر یہ نہیں کہ آواز ہی نہ نکلے۔

تمام تقریریں جلسہ گاہ میں بیٹھ کر سنیں۔ اس دوران میں باہر جانا، ادھر اُدھر جانا، پھرنا، یہ پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں، کہ مناسب نہیں ہے۔ جس مقصد کے لئے آئے ہیں اُس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ہر تقریر کوئی نہ کوئی ایسا پہلو رکھتی ہے جو آپ کے فائدے کے لئے ہے، جو آپ کے لئے نیا ہے۔

صفائی کا خاص خیال رکھیں، اپنے گند بھی ادھر اُدھر نہ پھینکیں بلکہ اگر کہیں کاغذ یا ڈسپوزیبل (Disposable) گلاس، پلیٹیں یا کوئی چیزیں پڑی ہوئی دیکھیں تو اُس کو بھی فوری طور پر ڈسٹ بِن میں ڈال دیں۔ اسی طرح غسل خانوں کی صفائی کا کام ہے، اس کا بھی خاص اہتمام کریں۔ کارکن تو یہ صفائی کرتے ہی ہیں اور جو اس ڈیوٹی پر متعین ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے لوث ہو کر، مرد ہوں، عورتیں ہوں، وہ اپنا یہ کام کر رہی ہیں۔ لیکن مہمان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ غسل خانوں میں، ٹوائلٹس میں خاص صفائی ہونی چاہئے۔ خاص طور پر کیچڑ والے پاؤں لے کر جب جاتے ہیں تو پھر اُس کی صفائی بھی کریں۔ گو بارش رُک گئی ہے لیکن پتہ کوئی نہیں، لیکن اُس کے باوجود بھی زمین نرم ہے اور زمین کی نرمی کی وجہ سے پاؤں پر مٹی بھی لگ جاتی ہے، اس لئے صفائی کا بہت خیال رکھیں، غسل خانوں میں گند نہیں ہونا چاہئے۔

پھر جلسہ گاہ کے اندر مارکی میں داخل ہو کر ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ جو پہلے آنے والے ہیں اُن کو اگر کوئی جائز عذر نہیں ہے تو آگے آ کر بیٹھیں تاکہ پیچھے سے آنے والے پھر آرام سے بیٹھ سکیں۔ اسی طرح جو بعد میں آنے والے ہیں اُن کو جہاں جگہ ملتی ہے وہ بیٹھ جائیں اور ایک دوسرے پر سے پھلانگ کر نہ جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک مجلس میں اسی طرح پھلانگ کر جانے والے ایک شخص پر آپ بڑے ناراض ہوئے اور مجلس سے اُٹھ کر چلے گئے اور حضرت خلیفہ اول کو فرمایا کہ اِن کو نصیحت کرو۔ اور پھر انہوں نے بڑے سخت الفاظ میں نصیحت فرمائی تھی۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 11 صفحہ 329 غیر مطبوعہ)

پس جس کو جہاں جگہ ملتی ہے، وہ بیٹھے۔ پہلے آنے والے آگے آئیں۔ بعد میں آنے والے جہاں جہاں اُن کو جگہ مل رہی ہے بیٹھتے چلے جائیں۔ لیکن بہرحال ہر ایک کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ بعد میں بھی لوگ آنے والے ہیں اس لئے کہیں بھی خالی جگہ نہ ہو۔ جس جس طرح آتے جائیں خالی جگہ کو پُر کرتے چلے جائیں۔

آخر میں پھر دوبارہ مَیں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اِن دنوں میں خاص طور پر اس ماحول کو اپنی دعاؤں سے معطر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆☆

بقیہ: تقریر جلسہ سالانہ لندن 2011

نہیں ہے۔ میں ایک بدحال فقیر اور محتاج ہی تو ہوں، تیری مدد اور پناہ کا طالب، سہا اور ڈرا ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہو کر تیرے پاس (چلا آیا) ہوں میں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں۔ میری گردن تیرے آگے جُھکی ہوئی ہے اور میرے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں۔ میرا جسم تیرا مطیع ہو کر سجدے میں گرا پڑا ہے اور ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ! **تو مجھے** اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ **ٹھہرانا** اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول کرتا اور سب سے بہتر کرم فرمانے والا ہے۔

(مجمع الزوائد للھیثمی کتاب الحج باب فی العرفة والوقوف بھا)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”جب مدتِ مدید کے بعد غلبہ اسلام کا ہوا تو ان دولت اور اقبال کے دنوں میں کوئی خزانہ اکٹھا نہ کیا۔ کوئی عمارت نہ بنائی۔ کوئی بارگاہ تیار نہ ہوئی۔ کوئی سامان شاہانہ عیش وعشرت کا تجویز نہ کیا کوئی ذاتی نفع نہ اُٹھایا بلکہ جو کچھ آیا وہ سب یتیموں اور مسکینوں اور بیوہ عورتوں اور **مقروضوں** کی خبرگیری میں خرچ ہوتا رہا اور کبھی ایک وقت بھی سیر ہو کر نہ کھایا۔“

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ 116-117)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

عبادالرحمٰن میں سے سب سے بڑے عبدِ رحمٰن وہ نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کی قوت قدسی نے عبادالرحمٰن پیدا کئے۔ تکبر سے رہنے والوں کو عجز کے راستے دکھائے۔ ان کے ذہنوں سے غلام اور آقا اور امیر اور غریب کی تخصیص ختم کر دی۔ یہ سب انقلاب کس طرح آیا۔ یہ اتنی بڑی تبدیلی دلوں میں کس طرح پیدا ہوئی۔ کیا صرف پیغام پہنچانے سے؟ تعلیم دینے سے؟ نہیں، اس کے ساتھ خود بھی عبدیت کے اعلیٰ معیار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کئے۔ خود بھی یہ عاجزی اور انکساری کے نمونے دکھا کر اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھایا کہ جو کچھ مَیں کہہ رہا ہوں **اس** کے اعلیٰ معیار بھی تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ یہ عاجزی اور انکساری کے نمونے **آپؐ نے اپنے** عمل سے دکھایا کہ یہ میری زندگی کے ہر پہلو میں نظر آئیں گے۔

(خطبہ جمعہ 11 مارچ 2005ء)

محمد ہی نام اور محمد ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

(حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ)

پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ آنحضرت صلی اللہ کے اسوۂ حسنہ پر چل کر اپنے اندر عجز وانکسار پیدا کرنے والے ہوں۔

اللھم صلی علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد و بارک وَسَلِّمْ۔

☆......☆

......☆......☆......

ملکی رپورٹیں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نارتھ زون شمالی کرناٹک کی بہت سی جماعتوں میں جلسہ سالانہ یوکے جو مورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ جولائی ۲۰۱۱ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں بمقام لندن یوکے میں منعقد ہوا تھا ایم ٹی اے کے ذریعہ دیکھا اور سنا گیا جس کی تفصیل ذیل ہے۔

سرکل گلبرگہ: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سرکل گلبرگہ میں سات جگہوں پر یعنی سات جماعتوں میں ایم ٹی اے نصب کیا گیا جن میں سے ایک جگہ پروجیکٹ کے ذریعہ ایم ٹی اے دکھایا گیا۔ اس موقع پر سات صد افراد نے اس سے فائدہ اُٹھایا۔

سرکل گولگیرہ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرکل گولگیرہ میں بھی چار جگہوں پر جلسہ سالانہ یوکے سے استفادہ کیا گیا۔ اس سرکل میں چار صد احباب نے جلسہ سالانہ کی کاروائی ایم ٹی اے کے ذریعہ دیکھی۔

تیماپور، گلبرگہ، بلاری، شاہ پور اور شاہ آباد، تھلک، دیدرگ میں احباب جماعت ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام نومبائعین اور احباب جماعت کیلئے جلسہ بہت بابرکت بنائے اور غیر از جماعت لوگوں کی آنکھیں کھولے۔ اور انہیں حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(سید سلطان غوری۔ صدر جماعت احمدیہ کرناٹک)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

بلاری مورخہ 24.06.2011ء بروز جمعۃ المبارک مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ بلاری کے مکان پر بعد نماز جمعہ مکرم غوث صاحب کی صدارت میں سیرۃ النبی ﷺ کا جلسہ و ماہانہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد تقریر مکرم ایم۔ مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ بلاری نے سیرت آنحضرت ﷺ کے موضوع پر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ (حاجی فیروز الدین باشا سیکرٹری اصلاح وارشاد)

احمدیہ مسلم جماعت بھارت کا ٹول فری نمبر
1800 - 180 - 2131

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز گولبازار ربوہ 047-6215747
کاشف جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 047-6213649

تقریر جلسہ سالانہ لندن۔ ۲۰۱۱

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عجز وانکسار

منیر احمد حافظ آبادی۔ وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعاً مُّتَصَدِّعاً مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ o

(سورۃ حشر آیت 22)

ترجمہ یہ قرآن جو تم پر اتارا گیا اگر کسی پہاڑ پر اُتارا جاتا تو وہ خشوع اور خوفِ الٰہی سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا اور یہ مثالیں ہم اس لئے بیان کرتے ہیں کہ تا لوگ کلامِ اِلٰہی کی عظمت معلوم کرنے کے لئے غور اور فکر کریں۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ:

”کوئی شخص محبت الٰہی اور رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک دو صفتیں اس میں پیدا نہ ہوجائیں۔ اوّل تکبر کو توڑنا جس طرح کہ کھڑا ہؤا پہاڑ جس نے سر اونچا کیا ہؤا ہوتا ہے گر کر زمین سے ہموار ہو جائے۔ اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ تمام تکبر اور بڑائی کے خیالات کو دور کرے۔ عاجزی اور خاکساری کو اختیار کرے۔“

قارئین! اس آیت میں یہ سِرّ بیان کیا گیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہی وہ ذات ہے جس نے عاجزی وانکساری اختیار کرنے میں تمام انسانیت میں سب سے زیادہ کمال حاصل کیا تبھی قرآن کریم جیسا عظیم المرتبت کلام آپ کے قلب مطہر پر نازل ہؤا اور عاجزی اور انکساری اور فروتنی میں ترقی کرتے ہوئے آپ نے اپنے وجود کو اس قدر فنا کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں اس قدر محو ہو گئے کہ قُربِ الٰہی میں آپ نے وہ مقام پایا جہاں فرشتوں کو بھی رسائی حاصل نہ تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۶۰۔۱۶۱ میں فرماتے ہیں:

”وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا، یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں۔ جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔“

قارئین! اس تمام کائنات میں اللہ تعالیٰ نے جو سب سے اعلیٰ وارفع صاحبِ اخلاقِ حسنہ شخصیت پیدا کی ہے (جس پر ہمارے ماں باپ فدا ہوں) وہ ہمارے آقا اور مطاع سرورِ کائنات سردارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کی مِدحت میں اللہ تعالیٰ خود بیان فرماتا ہے:

لَقَدْ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ o (سورۃ توبہ آیت 128)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”جذب اور عقدِ ہمت ایک انسان کو اس وقت دیا جاتا ہے جب کہ وہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے آجاتا ہے اور ظل اللہ بنتا ہے پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کے لئے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرتبہ میں کل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے آپ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے تھے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ یعنی یہ رسول تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا وہ اس پر سخت گراں ہے اور اسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں۔“

قارئین! یہ وہ صفات اور وہ انداز ہیں کہ جن کی بنا پر آپ میں خاکساری، عاجزی اور عفو و درگذر کی صفات پیدا ہوئیں۔ یہی وہ غریبی میں فخر کا انداز ہے کہ آپ نے ایک شخص کو جو آپؐ کے رعب اور تمکنت سے بہت مرعوب ہو کر کانپنے لگا تھا فرمایا کہ ایسے خائف نہ ہو جاؤ میں تو ایک ایسی ماں کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کا ٹکڑا کھایا کرتی تھی۔ یہی وہ ہمدردی اور رحم ہے جس پر آپؐ نے ایک مزدور کے پسینہ سے شرابور جسم کو اپنے جسم کے ساتھ چمٹا لیا آپ ﷺ نے غریبی اور بے آرام زندگی کو اختیار کیا اور دعا کی کہ اللہ آپؐ کو غریبوں اور مسکینوں میں رکھے اور اُنہی میں سے اُٹھائے یہی وہ کردار عُلوی تھا جس کی بنا پر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے القاب نہ دو میرا لقب ”عبد“ ہے اور اس طرح سے اس سفلی دنیا کے تفاخُر سے بے تعلق ہو گئے۔ **اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔**

قارئین بچپن سے ہی آپ ﷺ قناعت اور انکسار کے بلندترین مقام پر فائز تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی بچپن کی دایہ اور رضاعی ماں حضرت اُم اَیمن بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کبھی بھی (نہ بچپن میں اور نہ بڑی عمر میں) بھوک یا پیاس کی شکایت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

تاریخ عالم گواہ ہے کہ آنحضور ﷺ سب سے کامیاب تاجر بن کر اُبھرے۔ آپؐ کسی چیز کی خوبی کے ساتھ اگر اس میں کوئی خامی ہوتی تو اسکا بھی ذکر فرما دیتے آپ کی پہلی شادی الٰہی منشا کے مطابق ملک عرب کی پاک دامن اور امیر ترین خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی اور آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کے نتیجہ میں مال و دولت کے انبار حاصل ہوئے لیکن آپؐ نے فرمایا کہ آپ اسے غریبوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی نیک صفت رفیقۂ حیات نے بڑی عاجزی سے رضامندی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ آپؐ جیسے چاہیں اسے استعمال کریں۔ چنانچہ آپؐ نے اسے غریبوں میں تقسیم کروا دیا۔ اسی طرح صَف بستہ غلاموں کی قطاریں بھی آپ کو اس شادی میں ملیں لیکن محسنِ انسانیت نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ مجھے پسند نہیں کہ اپنے جیسے انسانوں کو غلام بنا کر رکھا جائے۔ چنانچہ آپؐ کی اطاعت گذار بیوی نے اس کا اختیار بھی آپؐ کو دے دیا کہ آپؐ ان غلاموں کو آزاد کر سکتے ہیں۔ اور آپؐ نے سبھی غلاموں کو آزاد کر دیا۔

انسان کو یا تو مال و دولت کا گھمنڈ ہو جاتا ہے یا حسب و نسب کا لیکن قربان جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپؐ نے اتنا مال و دولت اور زر اور غلام پانے کے بعد بھی فخر اور غرور کو اختیار نہیں کیا بلکہ عجز و انکساری کا نہایت اعلیٰ درجہ کا اسوۂ حسنہ اپنے ماننے والوں کے لئے قائم فرمایا۔ سبحان اللہ۔

قارئین! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد اصلاحِ **خلق** کا کام کیا جانے لگا اور حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا ”اِقْرَأْ“ کہ آپ پڑھئے تو خدا کے جلال پر نظر کرتے ہوئے، آپ نے انکساری سے فرمایا ”مَا اَنَا بِقَارِئٍ“ کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں یعنی مجھ میں پڑھنے کی قابلیت نہیں ہے۔ نبوت ملنے سے پہلے اپنی کمزوری کا یہ اقرار **دراصل** وہ اعلیٰ درجہ کا انکسار تھا جو آپ کے مزاج کا حصہ اور فطرت بن چکا تھا۔ چنانچہ آپؐ نے انکسار کا وہ رنگ اختیار کیا جو کبھی کسی انسان نے اس سے پہلے اختیار نہ کیا تھا۔

قارئین کرام! عجز و انکسار دراصل اُس اعلیٰ صفت کا نام ہے کہ جس سے ظاہر ہو کہ باوجود قدرت رکھتے ہوئے انسان اپنے آپ کو لاشئے محض سمجھے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ترجمہ:- ”اور زمین میں اکڑ کر نہ چل تُو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا۔“

(سورۃ بنی اسرائیل، آیت:38)

احادیث میں آپؐ کی عاجزی و انکساری کی نسبت سی مثالیں ملتی ہیں چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مناقب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ۔ سُن لو! میں اللہ کا حبیب ہوں اور کوئی فخر نہیں۔

وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اُٹھانے والا ہوں اور کوئی فخر نہیں۔

وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفیع بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائیگی اور کوئی فخر نہیں۔

وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حُلْقَةَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ الْفُقَرَاءَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل کریگا میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہونگے اور کوئی فخر نہیں۔

وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ میں اولین اور آخرین میں سب سے زیادہ مکرم ہوں مگر کوئی فخر نہیں۔ کبریائی تو محض اور محض اللہ تعالیٰ کو ہی زیبا ہے۔

یہ تھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی کیفیت کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے منصب اور مقام کا اظہار تو فرمایا مگر کس قدر عاجزی اور انکساری سے کہ اس سے بڑھ کر تصور نہیں کیا جا سکتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب خدا کے لئے انکساری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو رفعت عطا کرتا ہے۔ روز مرہ کے لین دین کے معاملات ہوں، تجارت کے معاملات ہوں، ایک داعی الی اللہ کی صورت میں، ایک خاوند کے فرائض کے اعتبار سے، ایک باپ کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لحاظ سے، منصفِ اعظم ہونے کی حیثیت سے غرض کسی بھی پہلو سے دیکھا جائے آپ نے کبھی حلیمی و عاجزی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور کبھی کبر و غرور کو پاس پھٹکنے نہیں دیا۔ آپ نے **امن** صلح و آشتی کے مذہب اِسلام کو جس شان و شوکت سے پیش فرمایا وہ بے پناہ عاجزی و انکساری کے اوصاف کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے نہ کہ جبر و تشدد اور حقارت و نفرت کے جذبات **کو** جیسا کہ آج کل کے کٹر ملا اسلام کی تصویر پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے بارہ میں قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ **وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ**

(سورۃ قلم، آیت 5)

یعنی آپ خُلقِ عظیم پر فائز ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی تربیت اس اعلیٰ رنگ میں فرمائی کہ **انہوں** نے بھی اپنی زندگیوں میں تواضع و انکساری کے بہترین نمونے پیش فرمائے آپ ﷺ نے معرفت کا انتہائی نکتہ یہ بیان فرمایا کہ **مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ** کہ یاد رکھو کہ اپنے رب کو پہچاننے کا سب سے بڑا ذریعہ خود تمہارا نفس ہے۔

اس طرح نہایت درجہ انکسار کے ساتھ آپؐ اپنے صحابہ کو یہ سمجھاتے نظر آتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو اس کے اعمال جنت میں لیکر نہیں جائیں گے۔ صحابہ نے تعجب سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپؐ کے

عمل بھی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! مجھے بھی اگر خدا کی رحمت اور فضل ڈھانپ نہ لیں تو میں بھی جنت میں نہیں جاسکتا۔(مسلم)

الغرض آپ ﷺ کی تمام زندگی عجز و انکسار کی آئینہ دار ہے۔ اس بارہ میں چند روایات و واقعات عرض کرتا ہوں۔

آپکی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:-

''آپؐ اپنے اہل خانہ کے ساتھ گھریلو کام کاج میں مدد فرماتے۔ کپڑے خود دھو لیتے۔ گھر میں جھاڑو دے لیا کرتے۔ اُونٹ باندھ لیتے بکری کا دودھ دوھ لیتے۔ آٹا گوندھ لیتے، بازار سے اپنا سامان خود اُٹھا کر لے آتے اور خادم کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ جب کبھی اہل خانہ میں سے کسی نے آپ ﷺ کو بلایا تو آپ نے ہمیشہ فرمایا کہ میں حاضر ہوں۔''

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیوگان اور مساکین کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ان کے ساتھ چل کر جانے میں کوئی عار نہ سمجھتے۔(دارمی)

حضرت حمزہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ میں ایسی خوبیاں تھیں جو متکبر اور سرکش لوگوں میں نہیں ہوتیں۔ آپؐ بلا امتیاز رنگ و نسل لوگوں کی دعوت قبول فرماتے اور گدھے کی ننگی پُشت پر سوار ہو جاتے۔

ایک دفعہ ایک یہودی نے آپ ﷺ کو دعوت پر بلایا یہودی نے کھانے میں جو اور چربی پیش کی جو کہ آپ نے بخوشی تناول فرمائی۔

ایک دفعہ ایک شخص نے ان الفاظ میں آپ کو مخاطب کیا، اے ہمارے آقا اور ہمارے آقا کے فرزند! اور اے ہم میں سے سب سے بہتر اور سب سے بہتر کے فرزند آپ نے فرمایا۔ لوگو! پرہیزگاری اختیار کرو شیطان تمہیں گرا نہ دے میں عبداللہ کا بیٹا محمدؐ ہوں خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں مجھ کو خدا نے جو مرتبہ بخشا ہے مجھے پسند نہیں کہ تم مجھے اس سے زیادہ بڑھاؤ۔

(بحوالہ مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 153)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد کی طرف نکلا، اس دوران حضورؐ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ میں حضور کا جوتا لے کر اسے ٹھیک کرنے لگا آپؐ نے میرے ہاتھ سے وہ جوتا واپس لے لیا اور فرمایا یہ ترجیحی سلوک ہے اور مجھے اپنے لئے ترجیح پسند نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو دنیا جہان کی نعمتیں عطا فرمائیں مگر آپؐ نے اُن میں سے جو کچھ اختیار فرمایا اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''میرے ربّ نے میرے سامنے یہ اختیار رکھا کہ میرے لئے مکہ کی وادی کو سونے سے بھر دیا جائے۔ میں نے عرض کی: اس کی ضرورت نہیں۔ اے میرے ربّ! میں تو اس بات پر خوش ہوں کہ ایک دن کچھ کھاؤں تو اگلے دن بھوکا رہوں۔ اس لئے کہ جب بھوکا رہوں تو تیری جناب میں تضرع کروں اور تیرے ذکر میں مشغول رہوں اور جب سیر ہوں تو تیرے شکر اور تیری حمد سے معمور رہوں۔''

(ترمذی کتاب الزہد باب فی الکفاف والصبر علیہ)

قارئین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی نہایت سادہ تھی۔ آپؐ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے گدّاز ریشے بھرے ہوئے تھے۔ اور تکیہ ایسا تھا جس کے اندر گھاس بھری ہوئی تھی ایک بار جب آپ بیمار تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ ''حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں قیصر و کسریٰ تو ریشمی گدوں پر آرام کریں اور آپ اس حالت میں ہوں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے عمر! کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ یہ آرام وہ سامان تمہیں آخرت میں میسر آئیں اور دنیاداروں کے لئے صرف اسی دنیا میں۔''

(بخاری کتاب تفسیر القرآن باب تبتغی مرضات ازواجک...)

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرہ پر جانے کے لئے اجازت چاہی تو اجازت دے دی اور کمال انکسار سے فرمایا۔ اے میرے پیارے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے اس بات سے اتنی خوشی ہوئی کہ ساری دنیا بھی مل جاتی تو اتنی خوشی نہ ہوتی۔

(ابوداؤد)

مکہ اور مدینہ کی گلیوں میں کمزور اور بوڑھوں کا بوجھا کون اُٹھا کر منزل مقصود تک پہنچاتا تھا یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔

پھر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کی طرف رخ پھیرتے تو پورا رخ پھیرتے۔ نظر ہمیشہ نیچی رہتی۔ یوں لگتا جیسے فضا کی نسبت زمین کی طرف آپؐ کی نظر زیادہ پڑتی ہے۔ آپؐ اکثر نیم وا آنکھوں سے دیکھتے، اپنے صحابہؓ کے پیچھے پیچھے چلتے اور جب کبھی خاص جگہوں پہ جانا ہوتا تو ان کا خیال رکھتے۔ ہر ملنے والے کو سلام میں پہل کرتے۔ (شمائل ترمذی باب خلق رسول اللہ ﷺ)

مکہ آپ کا پیارا وطن تھا جہاں سے آپ کو نکالا گیا۔ مگر خدا کی شان کہ جلا وطنی کے صرف آٹھ سال بعد اُس شہر میں جب آپؐ فاتحانہ شان سے داخل ہوئے تو دس ہزار صحابہ کا لشکر آپ کے جلو میں تھا۔ آپؐ چاہتے تو ایسی ظاہری شان و شوکت اور ہیبت سے مکہ میں داخل ہوتے کہ اہل مکہ کے دل بیٹھ جاتے۔ مگر خدا کا یہ متواضع بندہ کیسی شانِ انکسار سے شہر مکہ میں داخل ہوا۔ مفتوح قوم کے لوگ جوق در جوق فاتح شہر کو دیکھنے نکلے تو وہاں عجیب نظارہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اعلیٰ درجہ کے گھوڑے پر نہیں بلکہ ایک اونٹ پر سوار تھے اور کسی فخر یا تکبر کا اظہار تو کیا تواضع اور انکسار کی وجہ سے آپؐ کی گردن جھکی ہوئی تھی اور جھکتی چلی جارہی تھی۔ یہاں تک کہ آپؐ کی پیشانی اونٹ کے پالان کی لکڑی کو چھونے لگی۔ آپؐ اپنے مولیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجالا رہے تھے۔ آپؐ کی زبان اس وقت خدا کی عظمت کے گیت گا رہی تھی۔ فی الحقیقت اس وقت آپؐ کے جسم کا رُواں رُواں خدا کے حضور سجدہ شکر بجالا رہا تھا۔

انسان کو سب سے بڑا تکبر حکومت و طاقت کے بل بوتے پر بھی ہو جاتا ہے۔ دنیاوی بادشاہ جب کسی ملک کو فتح کرتے ہیں تو اسکی ہر چیز کو روند ڈالتے ہیں اور اسی وجہ سے ہمیں آج مفتوح علاقوں میں انسانیت سوز، ظلم دیکھنے کو مل رہے ہیں مگر ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی عجیب شان ہے کہ سب سے زیادہ انکسار اس موقع پر دکھایا جب زندگی کی سب سے بڑی فتح اپنے سب سے بڑے دشمن مشرکین مکہ پر حاصل ہوئی۔ اور آپؐ نے اس دن عام معافی کا اعلان فرمایا اور سب کو امن عطا فرمایا۔

فتح مکہ کے روز حضرت اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا جو آپ کی ہمشیرہ لگتی تھیں کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اگر کھانے کے لئے کچھ ہے تو دے دیں۔ انہوں نے بتلایا کہ گھر میں صرف سوکھی روٹی اور سرکہ ہے چنانچہ آپ نے اُسے تناول فرمایا اور فرمایا کہ سرکہ کیا عمدہ سالن ہے۔

(ابوداؤد کتاب الصوم)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 11/مارچ 2005ء میں فرماتے ہیں کہ:-

''... یہ تھا عظیم فاتح، دونوں جہان کا شہنشاہ مگر بیک وقت متواضع اور منکسر المزاج انسان۔ یہ تو آپؐ کی فتح کا موقع تھا۔ آپؐ کا تو دستور تھا کہ ہر سفر میں ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے بھی اللہ اکبر پڑھتے جس میں یہ پیغام ہوتا تھا۔ اللہ سب سے بڑا ہے سب بلندیاں اصل میں اسی کو زیبا ہیں۔''

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے دل میں ایک دانہ کے برابر بھی کبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدائے ذوالجلال کی نظر میں کبر سخت مکروہ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی تمام زندگی اپنے آقا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی کامل پیروی پر محیط ہے۔ آپؑ کو الہام ہوا ''تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں''

(الہام 18 مارچ 1907)

اسی طرح آپ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما
گالیاں سن کے دُعا دو، پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

قارئین! کبر و غرور کے خاتمہ کے لئے ضروری ہے کہ استغفار کیا جائے اور اس کے ساتھ عاجزی اور انکسار کی صفات اپنے اندر پیدا کی جائیں۔ حلیمی اور انکساری سے اپنے عیبوں کو اپنی طرف منسوب کیا جائے اور اپنی اچھائیوں کو خدا تعالیٰ کی دین سمجھا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی عجز و انکسار سے حد درجہ پُر تھی آپؐ نے کبھی کسی کا دل نہیں دُکھایا ہر ایک کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آئے۔ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی غصہ یا سختی سے پیش آتا تو آپؐ اُس سے نہایت حلیمی و انکساری سے پیش آتے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں آپؐ کے بارہ میں فرمایا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔

اسی طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَلَہٗٓ اَسْلِمُوْا۔ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ۔ (سورۃ الحج، آیت 35)

ترجمہ: پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس اس کے لئے فرمانبردار ہو جاؤ اور عاجزی کرنے والوں کو بشارت دے دے۔

رسول اللہ ﷺ کی اپنے مولیٰ کے حضور تضرع اور عجز و انکسار و نیاز کا کچھ اندازہ آپؐ کی اس عاجزانہ مُناجات سے بھی ہوتا ہے۔ جو آپؐ نے حَجَّۃُ الْوَدَاع کے موقع پر عرفات کی شام میں کیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں:-

''اے اللہ تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے تو خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر تو مخفی

(باقی صفحہ 6 پر ملاحظہ فرمائیں)

AEM
M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

اظہار تشکر

قسط: دوئم

محمد عمر۔نائب ناظر اعلیٰ قادیان

مناظرہ کوئمبٹور اور اس کا پس منظر

کوئمبٹور (تامل ناڈو) سے مولوی پی زین العابدین صاحب کی زیرنگرانی شائع ہونے والے النجات رسالے کے ساتھ ایک عرصہ سے راہ امن رسالہ کا مختلف اختلافی مسائل پر مباحثہ ہورہا تھا۔اس دوران موصوف بار بار مناظرہ کا چیلنج دیتے رہے چونکہ ان کی طبیعت میں کج روی۔کج بحثی۔مکاری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور روحانیت اور تقوی رتی بھر نہیں تھا۔اس وجہ سے موصوف سے مناظرہ کرنے سے خاکسار آگے پیچھے ہوتا رہا۔اس دوران مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کوئمبٹور نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں مناظرہ کی اجازت کیلئے درخواست کی ۔اس کے جواب میں حضور انورؒ نے اُنہیں مندرجہ ذیل جواب لکھا۔

پیارے مکرم صدر حلقہ کوئمبٹور تامل ناڈو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خطوط ملے ۔جن میں مباحثہ و مناظرہ کا ذکر ہے۔آپ نے جمیعت اہل القرآن و الحدیث سے مباحثہ کی جس تجویز کا ذکر ہے ۔اس کا تو تبھی فائدہ ہوسکتا ہے اگر پہلے سے شرائط وغیرہ متعین طور پر طے کر لی جائیں ورنہ سوائے گالی گلوچ اور فساد کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔اس لئے ایسے مباحثوں میں پڑنے کی بجائے پہلے انہیں میری مختلف کیسٹیں ان ہی موضوعات پر سنوائیں پھر بھی اگر اصرار کریں تو پہلے معین طور پر ان کے ساتھ شرائط طے کریں۔جس میں بنیادی طور پر اوّل وفاتِ مسیح دوم ختم نبوت پر بحث شامل ہو۔ ویسے ان دونوں موضوع پر بحث طے ہوجائے تو پھر باقی بحثیں چلیں گی ۔ان پر کھول کر یہ بات واضح کردیں کہ تمہارے نزدیک جب کوئی رستہ ہی نہیں کھلا مسیح موعود کی ذات کو بیچ میں لانے اور اس پر بحث کرنے کا کوئی مقصد ہی نہیں۔ اسی طرح یہ بھی واضح کردیں کہ کسی قسم کی شخصی بکواس نہیں چلے گی اور نہ ہی کسی کی ذات کو نشانہ بنانے کی اجازت ہوگی کہ قرآن اس کے خلاف ہے اور فقد لَبثت فیکم عمراً مِن قبلِهٖ اس پر دلیل ہے اس کی روشنی میں نکال کر دکھاؤ کہ انکی زندگی میں کہاں کوئی گند ہے۔ان اصولوں پر اگر وہ مناظرہ کیلئے تیار ہوں تو بے شک شوق سے مناظرہ کریں ورنہ ہرگز نہیں کرنا۔

والسلام خاکسار

(مرزا طاہر احمد)

خلیفۃ المسیح الرابع

اس کے بعد حضور انورؒ کی اجازت سے مناظرہ کی شرائط طے ہوئیں۔ یہ مناظرہ بمقام کوئمبٹور وہاں کی مشہور جمیعہ اھل القرآن والحدیث کے سربراہ اور ایڈیٹر رسالہ النجات مولوی پی زین العابدین کے ساتھ ہوا۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ماہ نومبر 1994ء میں مسلسل نو (۹) دن تک یہ مناظرہ ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خاکسار کو جماعت احمدیہ کی طرف سے مناظر مقرر فرمایا، مکرم مولوی محمد ایوب صاحب (حال نظارت علیا قادیان) مکرم مولوی مزمل احمد صاحب مبلغ مدراس۔ مکرم کے محمود احمد صاحب مبلغ کیرلہ کو معاونین مقرر فرمایا۔

اس مناظرہ میں ہماری رہنمائی اور مشاورت کیلئے حضور انورؒ نے از راہ کرم محترم حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد (مرحوم) اور محترم حافظ مظفر احمد صاحب کو بھجوایا تھا۔

مناظرہ کی تفصیل:

یہ مناظرہ وفاتِ مسیح ناصری فیضان ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین اہم موضوعات پر روزانہ صبح ۹ بجے تا ایک بجے اور دو بجے تا چھ بجے مسلسل آٹھ گھنٹے اور اس طرح ۹ دن مسلسل ۲۷ گھنٹے ہر موضوع پر تین تین دن مباحثے ہوتے رہے۔ یعنی چار چار گھنٹے کی روزانہ دو دو نشستیں ہوئیں۔دونوں فریق کے علماء کی طرف سے ہر نشست میں نصف نصف گھنٹہ کی آٹھ آٹھ تقریریں ہوئیں۔دوران مناظرہ محترم حضرت مولانا دوست محمد صاحب اور محترم جناب حافظ مظفر احمد صاحب ہمارے درمیان رونق افروز تھے اور ہر موقعہ پر مناسب حوالہ جات نکال کر ہماری رہنمائی فرماتے رہے۔جزاکم اللہ خیراً۔

یہاں ایک حقیقت کا اظہار کرنا ضروری ہے کہ اس مناظرہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی رہنمائی ہر روز ہوتی رہی۔ وہ اِس طرح کہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب روزانہ کی رپورٹ ہر روز عشا کے بعد حضور انور کی خدمت میں بذریعہ فیکس لندن بھیجتے رہے تو دوسرے ہی دن صبح فجر کی نماز کے وقت حضور انور کی طرف سے دوسرے دن کے مناظرہ کے بارے میں رہنمائی حاصل ہوتی تھی۔اس طرح حدیث الامام جنة یقاتل من ورائهٖ کی صداقت روز روشن کی طرح سامنے آتی رہی۔

اس سلسلہ میں حضور انور کی طرف سے آمدہ کچھ چٹھیوں کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

مکرم و محترم مولانا محمد عمر صاحب (حال کوئمبٹور)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرم حافظ صاحب کی طرف سے چھٹے روز کی بحث کی رپورٹ محررہ 24.11.94 ملاحظہ کرنے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

الحمد للہ۔ بہت خوشی ہوئی ہے ۔اب پتہ چلا ہے کہ جیسے مجھے احمدی مناظروں کی توقع تھی وہ پوری ہورہی ہے۔اچھا ہوا شروع میں پریشانی ہوگئی اور اس سے جسطرح دعا کیلئے دل کھلا ہے ویسی کیفیت شاید پیدا نہ ہوتی۔الحمد للہ۔کان اللہ معکم۔آخری جو Sensitive Issue ہے صداقت مسیح موعود علیہ السلام والا اور جس میں امکان ہے کہ یہ گند بکیں گے اور بکواس کریں گے۔اس کے لئے پہلے ہی انبیاء پر ہونے والے اعتراضات ذہن میں رکھیں اور فقد لبثتُ فیکم...... کے قلعہ میں پناہ گزیں ہوں۔ان سے کہیں کہ پہلوں نے اپنے انبیاء پر جو اعتراضات کئے تھے وہ دکھاؤ اور جو اعتراض تم مرزا صاحب پر کرتے ہو ان میں سے کوئی ان سے مختلف نہیں تو خود ہی فیصلہ کرلو کہ تم کس کی راہ پر چل رہے ہو اور کن کے ساتھ ملا رہے ہو۔ پھر تمہارے بڑوں ثناء اللہ اور محمد حسین بٹالوی وغیرہ کی جب گواہیاں پیش ہوئی تھیں تو تم میں سے کس نے ان کی مخالفت کی تھی۔تم میں جب تک عین السخط پیدا نہیں ہوئی یہ گند تم سے نہیں نکلا اور قرآن کریم نے اسی کو رد فرمایا ہے۔دعویٰ سے پہلے ہر نبی کا کردار ہر قسم کے طعن سے پاک ہوتا ہے اور دعویٰ کے بعد اس کے کردار پر ہر طرح سے حملے کئے جاتے اور اس پر ہر گند اچھالا جاتا ہے۔پس تمہارا یہ انداز توفی ذاتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مزید گواہی بن گیا ہے۔اس قسم کی باتوں کیلئے بھی ذہنی طور پر تیار رہیں۔اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

خاکسار

منیر احمد جاوید

مکرم و محترم مولانا محمد عمر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کی طرف سے فیکسز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہوئی ہیں۔بعد ملاحظہ فرمایا ہے:۔

جزاکم اللہ تعالیٰ۔ بات کھل گئی ہے۔الحمد للہ، خدا نے اس طرح غیر معمولی طور پر فکر سے دعاؤں کی توفیق عطا فرمائی اور وہاں معاملہ دن بدن کھلتا جارہا ہے۔ مجھے پتہ لگا ہے کہ اس نے ایک یہ اعتراض بھی اٹھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ''منک'' کا عہد عیسیٰ علیہ السلام کے لئے لیا گیا۔ یہ اعتراض تو اس آیت پر بھی ہے جو میثاق والی آیت ہے زور دیکر یہ بات بار بار پیش کریں کہ ایسی بات کرکے اوّل تو یہ قرآن کی آیت کی تنسیخ بیان کررہا ہے کیونکہ اس کا یہ اعتراض آیت کی تنسیخ پر منتج ہوتا ہے اور نعوذ باللہ وہ قرآن کریم کی آیات کی حکمت اور معقولیت سے ہی منکر ہے۔ ایسے موقعہ پر زور سے پکڑنا چاہیئے کہ تم گستاخِ قرآن ہو اور ہتک قرآن کے مرتکب ہورہے ہو۔''منک'' سے مراد یہ ہے کہ جب امت کے سامنے خدا کا کوئی ایسا رسول آئے تو اس کا عہد امت پورا کرے گویا نبی کے عہد میں اس کی امت مراد ہوتی ہے۔ غالباً یہ وضاحت کردی گئی ہوگی لیکن چونکہ رپورٹ میں کہیں ذکر نہیں اس لئے لکھ رہا ہوں۔عیسیٰ علیہ السلام کی بات پر اس کو پکڑنے کا اچھا موقعہ پیدا ہوگیا ہے۔ آیت خاتم النبین سے غالباً آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قطعی وفات ثابت نہیں کی۔ اب ختم نبوت کی بحث میں موقعہ ہے جہاں ایک تیر سے دو شکار ہوتے ہیں اور تیر نشانے پر بیٹھتا ہے۔ مضاف اور مضاف الیہ دو الگ الگ وجود ہیں اور ان کا عمل ایسا ہے جیسے فاعل اور مفعول دو الگ الگ وجود ہوتے ہیں۔ خاتم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ''النبین'' میں تمام وہ معروف انبیاء شامل ہیں جو اس وقت تک گزر چکے تھے۔ یہ بحث اٹھائیں کہ ''النبین'' میں عیسیٰ علیہ السلام داخل ہیں کہ نہیں اور خاتم کا معنی ختم کرنے والا جائز ہے کہ نہیں۔ اگر لفظ خاتم میں ''ختم کرنے والا'' کے معنی ہی نہیں تو خاتمیت کی بحث ہی ختم ہوگئی اور اگر ہے یہ معنی تو ''النبین' میں عیسیٰ علیہ السلام داخل ہیں کہ نہیں یہ سوال اٹھائیں اور کہیں کہ جماعت احمدیہ پورے یقین کے ساتھ خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ اعلان کرتی ہے کہ اس پہلو سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰؑ کو جسمانی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی ختم کردیا ہے۔ جسمانی لحاظ سے تو اس طور پر کہ آپ کے عقیدہ کے مطابق لفظ خاتم کے معنی ختم کرنے والا ہے عیسیٰؑ کو ختم کردیا ہے لیکن اگر وہ آپ کے اس عقیدہ کے باوجود بھی زندہ رہیں اور النبین میں بھی داخل رہیں تو پھر سوال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کس طرح جسمانی طور پر ختم کرسکے۔ ظاہر ہے کہ نہیں کرسکے بلکہ وہ انہیں ختم کرگیا اور یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔ اس سے آپ کا مقام بلند نہیں ہوتا بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کا مقام بڑھ جاتا ہے اور آپ کا فیض یہ تو جاری نہ ہوا بلکہ اس کا فیض جاری ہوگیا۔ یہ تو غیرتِ رسولؐ کے خلاف ہے۔ اگر روحانی معنی ہی لینا ہے تب بھی جماعت احمدیہ صد فیصد یقین سے یہ اعلان کرتی ہے کہ عیسیٰؑ کا یا کسی اور نبی کا روحانی فیض رسول اللہؐ کے زمانہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ پس آیت میثاق میں رسول اللہؐ سے جو عہد لیا گیا ہے وہ کسی ایسے نبی کیلئے لیا گیا ہے جس کو آیت خاتم النبین بیان کررہی ہے کیونکہ اگر عیسیٰؑ کا فیض آئندہ بھی جاری ہوتا تھا تو آیت خاتم النبین ہی باطل ہوجاتی ہے۔ پس آیت میثاق النبین ایک عام میثاق ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر امکانِ نبوت نہ ہوتا خواہ وہ امتی نبی ہی ہوتو ہرگز آپ سے یہ عہد نہ لیا جاتا۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ عہد کب لیا گیا تو یہ ایسی ہی بات ہے جیسے انسان کی پیدائش سے پہلے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ--- کہہ کر ہر انسان سے عہد لیا گیا۔اسی طرح نبی کا عہد ہر نبی کی

تعلیم اوراس کی فطرت میں داخل ہوتا ہے اس لئے باقی نبیوں کے متعلق تو ہمیں علم نہیں کہ کب ان سے عہد لیا گیا لیکن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں قطعی ہے کہ ” منک “ نے یہ بات کھول دی ہے اور مطلب یہی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اسی وقت عہد لیا گیا باقی نبیوں سے یہ عہد کب لیا گیا یہ تم خود ثابت کرو۔ قرآنی وحی کے مطابق محمد رسول اللہؐ سے اسکا الہاماً لیا جانا ثابت ہے سوائے اس کے کہ تم قرآن کا ہی انکار کردو۔

یہ مضمون ایسے وقت میں اٹھائیں جب مضمون کو Peak پر پہنچانا ہو اور اس طرح عیسیٰ علیہ السلام کو بھی ہمیشہ کیلئے دفنادیں۔ خاتمیت کے غلط مفہوم کا قصہ بھی چکائیں اور خاتمیت کے فیضان کو جاری کرکے دکھایا جائے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ بعد کی رپورٹوں سے تسلی ہوئی ہے۔ اللہ اپنی غیبی تائیدات نمایاں طور پر دکھا رہا ہے۔ الحمدللہ۔

صداقت کے موضوع پر جو آیات آپ نے چنی ہیں وہ ٹھیک ہیں ” وَلَوْ تَقَوَّلَ...... “ کے حوالے سے گزشتہ دنوں عربوں کے ساتھ جو میری گفتگو ہوئی تھی وہ آپ نے سن لی ہوگی۔ ریکارڈ کی ہو تو دوبارہ سن لیں۔ اگر نہیں کرسکے تو ہم آج دوبارہ لگوائیں گے۔ اسے سن لیں اور ریکارڈ بھی کرلیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

خاکسار

منیر جاوید

حضور انور کی ان رہنمائیوں کے مطابق ہم مناظرہ جاری رکھتے رہے۔

خدا کے فضل سے یہ مناظرہ نہایت پرامن طریق پر ہوا۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مناظرہ کے اختتام پر نہایت جوش سے فرمایا کہ مناظروں کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ اس طرح پُرامن طریق پر مناظرہ ہوا۔ ورنہ ہمیشہ جھگڑوں اور فتنہ وفسادات پر ہی مناظروں کا اختتام ہوتا تھا۔ اس کا ایک نمونہ ہم یادگیر میں دیکھ چکے تھے۔

اس مناظرہ کے بارہ میں پہلے سے طے شدہ شرائط میں ایک شرط یہ تھی کہ کوئی فریق مناظرہ کی روئیداد اور اس کی تفصیل از خود شائع نہیں کرے گا۔ اس شرط پر فریق مخالف ہی زیادہ زور دے رہا تھا بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ مناظرہ کی روئیداد دونوں فریق مشترکہ طور پر شائع کریں گے لیکن مناظرہ میں اپنی شکست محسوس کرکے وہ لوگ روئیداد شائع کرنے سے پیچھے ہٹ گئے تاہم ویڈیو کے ذریعہ مناظرہ کی خوب تشہیر ہوتی رہی۔ جس کے نتیجہ میں ایک سو سے زائد سعادت مندوں کو بیعت کرکے جماعت احمدیہ عالمگیر میں داخل ہونے کی توفیق ملی اور کوئمبٹور میں مخلصین کی ایک فعال جماعت قائم ہوئی۔ نیز وہاں ایک نہایت خوبصورت دو منزلہ مسجد بھی تعمیر ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذٰلک۔ اس مناظرہ کے بعد مذکورہ الجمعیۃ اہل القرآن والحدیث کالعدم ہوگئی۔ اِس تنظیم کا نام لینے والا بھی کوئی نظر نہیں آتا۔

مناظرہ کی کامیابی پر خوشنودگی کا اظہار فرماتے ہوئے خاکسار کے نام حضور انور کی طرف سے مندرجہ ذیل چٹھی موصول ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذٰلک۔

لندن:30.11.1377/1994

پیارے مکرم مولوی محمد عمر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مناظرہ کوئمبٹور کی کامیابی بے حد مبارک ہو۔ اس مناظرہ کے دوران آپ نے اور آپ کے تمام ساتھیوں نے جس محنت اور ہمت سے کام کیا ہے اس کی رپورٹیں پڑھ کر مجھے بڑی خوشی پہنچتی رہی ہے اور آپ سب کے لئے دل سے دعائیں نکلتی رہی ہیں۔ اللہ آپ کے علم وعمل میں برکت دے اور فصاحت و بلاغت میں ایسی شان عطا فرمائے جو اعجازی رنگ رکھتی ہو۔ آپ کے ذمہ جب بھی کوئی کام کیا ہے اس پہلو سے دل ہمیشہ مطمئن رہا ہے کہ آپ پوری ذمہ داری سے اُسے بجا لائیں گے اور آپ کی مساعی ضرور نتیجہ خیز ہوگی اور یہ اللہ کا احسان ہے کہ آپ میری اس توقع پر ہمیشہ پورے اُترے ہیں۔ ماشاء اللہ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ خدا حافظ وناصر ہو۔ سب خدمت کرنے والوں کو محبت بھرا اسلام۔

والسلام خاکسار

خلیفۃ المسیح الرابع

معرفت ناظر صاحب اعلیٰ قادیان

اسی طرح محترم مولوی محمد ایوب صاحب کے نام بھی حضورؒ کی طرف سے خوشنودی کی چٹھی آئی ہے جو درج ذیل ہے:۔

لندن:30.11.1373/1994

پیارے عزیزم محمد ایوب صاحب (مربی سلسلہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مناظرہ کوئمبٹور کے دوران مکرم حافظ صاحب اور مولانا محمد عمر صاحب کے ذریعہ جو رپورٹیں ملتی رہی ہیں ان سے پتہ چلتا رہا کہ خدا نے آپ کو ایک خاص نصرت کے ساتھ بڑی رعناک آواز سے مخالف مناظر سے عظیم الشان مقابلے کی توفیق بخشی اور بحث کے دوران اکثر آپ دشمن پر چھا جاتے رہے ہیں۔ ماشاء اللہ چشم بددور۔

اللہ آپ کی ذہنی اور قلبی صلاحیتوں کو مزید چمکائے اور آپ کے علم وعمل میں برکت ڈالے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور دعوت الی اللہ کے میدان میں مد مقابل پر ہمیشہ غلبہ عطا فرمائے۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الرابع

حاصل مطالعہ:

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ہمیشہ قرآن سے حوالہ پیش کیا کرتے تھے۔ جناب سید عقیل احمد وائس چانسلر کی رائے

صوبہ کرناٹک کے Yenepoya University Mangalore کے وائس چانسلر جناب سید عقیل احمد اپنی کتاب Islam and Scientific Entenprise میں تحریر فرماتے ہیں

”1979 میں دو بنیادی قوتوں یعنی کمزور (Week) اور برقی مقناطیسی Electrimagetic قوتوں کو باہم متحد کرنے والی تھیوری کو معلوم کرنے کیلئے عبد السلام Stevenweinberg اور Sheldon Glashow کو نوبل انعام سے نوازا گیا۔ اس تھیوری کو Salam Weinberg Theory سے موسوم کیا گیا اور اس کو اس صدی کی نہایت اہم تھیوری سمجھا جاتا ہے۔

مگر ان محققین کے عقائد پر نظر ڈالیں تو سلام تو ہمیشہ اور کثرت سے قرآن کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں اور وہ باوجود اس کے کہ ان کے بہت سے خیر خواہوں کی ناپسندیدگی کے اپنے آپ کو احمدیہ فرقے سے منسوب کرتے ہیں۔ فرقہ احمدیہ کو 1974ء میں پاکستان میں اسلام سے خارج قرار دے دیا گیا تھا (لیکن) اس بات نے ان کے عزم کو اور زیادہ تقویت عطا کی۔

دوسری طرف Mr. Weingerg پیدائشی یہودی اور دہریہ ہیں۔ ان کے نزدیک ساری کائنات محض ایک اتفاقی وجودی حقیقت کے سوا کچھ نہیں (ان کے نزدیک) جس کا کوئی معقول اور مستقل مقصد نہیں۔ اس (عقائدی اختلاف) کے باوجود یہ دونوں غیر معمولی ذہنی صلاحیت رکھنے والے سائنس دان ایک ہی وقت میں علیحدہ علیحدہ کام کرکے ایک ہی تھیوری کھوج نکالنے میں کامیاب ہوئے۔

" In 1979, the Noble Prize for Physics was awarded to Abdus Salam, Steven Weinberg and Sheldon Glashow for having discovered the fundamental theory, uniting two basic forces of natural-the "Week" and the "electromagnetic". Known as the Salam- Weinberg theory, it represents one of the most profound discoverers of tis century. But look at the beliefs of its discoverers, and even makes some of his well wishers uncomfortable by his zealousness and devotion to the Ahmedi sect, to which he belongs, (this sect was excommunicated from Islam in 1974, and Salam is legally not considered a Muslim in Pakistan) But this appears to have only strengthened his resolve. On the other hand, Weinberg is Jewish by birth. But he is an avowed atheist for whom the universe is an existentialist reality devoid of sense and purpose. An enormous ideological gulf separated these two brilliant physicists. And Yet they both arrived at precisely the same theory of physics more or less simultaneously."

(بحوالہ: I.K. International Publishing House Pvt. Ltd. 5,25 Green park Extention New Delhi-110016)

ضروری گزارش

جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ تحریک جدید ایک الٰہی بابرکت تحریک ہے۔ جسے حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 1934ء میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق جاری فرمایا تھا۔ اور اس حقیقت کا بھی ہمیں علم ہے کہ اس تحریک کے جاری ہوتے ہی شمع احمدیت کے پروانوں نے اپنی زندگیاں وقف کیں اور مالی قربانی میں عظیم الشان مثالیں قائم کیں جو کہ تاریخ احمدیت میں زندہ وجاوید ہیں۔

جملہ احباب جماعت احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ تحریک جدید کا سال اکتوبر 2011ء کو ختم ہو رہا ہے اس جہت سے ہمارے پاس صرف ڈیڑھ ماہ ہی بچا ہے سو ہمیں اپنے وعدہ وصولی کا بطور خاص جائزہ لینا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم بقایادار شمار ہو جائیں اور اس تحریک میں شامل ہونے کے اجر عظیم سے محروم رہ جائیں۔ سو ہمیں چاہئے کہ ہم جلد اپنے حلقہ کے سیکرٹری تحریک جدید سے رابطہ کرکے اپنے وعدہ کی مکمل ادائیگی کریں۔

اُمید ہے کہ امراء وصدر صاحبان وسیکرٹریان تحریک جدید بھی اپنے اپنے علاقہ کے احباب ومستورات وبچگان کی ادائیگیوں کو چیک کریں گے۔ سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ عنہ بانی تحریک جدید فرماتے ہیں کہ: ” جو شخص محبت اور اخلاص سے اس تحریک میں حصہ لیتا ہے وہ خود بھی بابرکت ہے اور اس کے روپے میں بھی برکت ہوگی“ (الفضل قادیان ستمبر 1943)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان۔ بھارت)

اذکروا موتاکم بالخیر:

میرے شفیق اور محسن بھائی نوجوان صاحب مدراس کا ذکر خیر

(اعظم النساء سابق صوبائی صدر آندھر)

دل میں اک درد اُٹھا آنکھوں میں آنسو آئے
بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانے کیا یاد آیا

جس پیاری شخصیت کے بارے میں لکھنا چاہتی ہوں اُس سے صرف محبت ہی نہیں بلکہ عقیدت بھی ہے۔ یادوں کی راہ پر چلتے ہوئے کبھی بھول بھلیوں میں کھو جاتی ہوں کہ کہاں سے شروع کروں اور کہاں رُک کر اپنی منزل تلاش کروں۔ بقول شاعر

کام نیکی کے بہت ہیں وہ سناؤں کیا بہن

والد صاحب مرحوم بانی اخبار آزاد نوجوان آف مدراس نوابی خاندان کے چشم و چراغ لاہوری جماعت کے خیالات کے تھے۔ دنیا سے کوئی لین دین نہیں تھا۔ بھائی نوجوان صاحب مرحوم جن کا پورا نام محمد کریم اللہ تھا۔ بچپن میں کانونیٹ (عیسائی اسکول) میں پڑھنے کی وجہ سے عیسائیت کی چھاپ اپنے اندر رکھتے تھے اور پڑھنے میں دل نہیں لگاتے تھے جس کا والد صاحب کو بہت دُکھ تھا۔ رفتہ رفتہ دہریت کی کتابیں پڑھ کر بھائی صاحب مذہب سے کچھ دور ہی رہنے لگے۔ اس کا بھی والد صاحب کو بہت دُکھ تھا جو ہر وقت یہ گنگنایا کرتے تھے کہ

دل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

دن گذرتے گئے۔ سال گذرتے گئے۔

بھائی نوجوان صاحب کی شادی ہوئی۔ آپ کی اہلیہ مرحومہ نیک خاتون صوم وصلوۃ کی پابند تھیں۔ ان کی لگن اور دُعا سے بھائی صاحب پھر مذہب کے قریب آگئے والد صاحب مرحوم کے عالم جوانی میں انتقال کے بعد ہمارا خاندان مالی بحران سے دو چار ہوگیا مگر بھائی صاحب نے ہمت و استقلال سے ہمارے خاندان جس میں بیوہ ماں، یتیم بھائی بہن اور آپ کے بیوی بچے شامل تھے۔ سب کا بوجھ اپنے کمزور اور کمسن کندھوں پر لے لیا۔ اس وقت بھائی صاحب کی عمر شاید 26 سال کی ہوگی۔ بھائی صاحب صبر و استقلال، ہمت وعزم سے اس خاندانی بوجھ کے ساتھ ساتھ اخبار ''آزاد نوجوان'' کی صحافت کا بھی بوجھ لئے چل رہے تھے۔ روزانہ خود اخبار کی مشین کے پتھرے دھونا، مشین چلانا، اس وقت بجلی بھی نہیں تھی اخبار شائع ہونے کے بعد خود اخبار بازار میں فروخت کرنا، آپ کا معمول تھا۔ اخبار بہت کم پیمانے پر فروخت ہوتا تھا اور اس کا خرچ فلمی اشتہارات سے ہوا کرتا تھا۔

اسی اثناء میں بھائی صاحب مرحوم کی ملاقات مکرم ومحترم علی محی الدین صاحب مرحوم سے ہوئی جو ایک نہایت ہی مخلص اور نیک تبلیغی جنون رکھنے والے دُعا گو احمدی تھے۔ اگرچہ یہ والد صاحب مرحوم کے قریبی دوست تھے اور والد صاحب کو ہم نے ناز سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ علی محی الدین ان پڑھ ہے اس کو احمدیت کیا معلوم (چونکہ والد صاحب تعلیم یافتہ۔ انگریزی۔ عربی۔ فارسی اور اردو کے عالم تھے) مگر قدرت خداوندی کو یہ منظور تھا کہ ایک ان پڑھ احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فدائی تھا وہ ان کے سارے خاندان کے قبولیت احمدیت کا وسیلہ بنے۔

محترم بھائی صاحب کی ملاقات محترم علی محی الدین صاحب سے ہوتی رہی اور آنا جانا شروع ہوگیا۔ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ کتابیں لاتے خود پڑھتے، ہمیں پڑھاتے سمجھاتے رہے۔ ان ہی دنوں مکرم علی محی الدین صاحب کے مکان میں جلسہ ہوا جس میں جماعت کے جید علماء مولوی سلیم صاحب مرحوم، مکرم مولوی شریف احمد امینی صاحب مرحوم، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مرحوم، مکرم مولوی اسماعیل وکیل یادگیری مرحوم شامل ہوئے۔ خوش قسمتی سے ان سب سے استفادہ کیا گیا۔

اس طرح ہمارا پورا خاندان حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوگیا۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ مکرم علی محی الدین صاحب مرحوم کو جزائے خیر دے۔ آپ کی کوششوں اور دُعاؤں کی برکت سے آج ہم احمدیت وخلافت سے چمٹے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ہم قادیان دارالامان جلسہ پر گئے وہاں سے اپنے اندر ایک نیا جوش وجذبہ اور ایک نیک تبدیلی لیکر واپس لوٹے مثلاً قبولیت احمدیت سے پہلے ہم نمازوں کے پابند نہیں تھے۔ بیعت کے بعد نماز باجماعت کے پابند ہوگئے۔ جمعہ پر جانے لگے، روزہ رکھنے لگے، چندہ دینے لگے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت سے ایک دلی لگاؤ پیدا ہوگیا یہ آپ کی قوت قدسیہ کی برکت ہے۔

یہاں سے بھائی صاحب مرحوم کی زندگی کا نیا دور شروع ہوا اور آپ کی زندگی درج ذیل شعر کی مصداق تھی۔

احمدیت سے جس کا رہا ہے پناہ یارانہ
وہ سرپرست رہا یتیموں اور بیکسوں کا
خلوص اس کا بے غرضانہ نگاہ پدرانہ

آپ نے تمام بہنوں اور اپنی اولاد کی شادیاں مخلص احمدی گھروں میں کیں جس کی وجہ سے آج ہم تمام آپ کو دل کی گہرائیوں سے دُعائیں دیتے ہیں۔ میری بہن ہمارے قبولیت احمدیت سے قبل غیر احمدی سے بیاہی گئی تھیں۔ آپ کو ہر وقت یہ بات کھٹکتی تھی کوشش اور دعا کرتے رہے آخر کار یہ بھی بہن اپنے پورے خاندان کے ساتھ احمدی ہوگئیں۔ اور آج خوش وخرم ہیں۔ الحمدللہ۔

آہ! کیا پرشوکت زمانہ تھا۔ مجلسیں لگتی تھیں۔ احمدی و غیر احمدی موجود رہتے تھے چائے اور طعام کا انتظام باوجود مالی بحران کے ہوتا۔ مہمان نوازی آپ کو وارثت میں ملی تھی آپ نے اس ورثہ کو خوب نبھایا۔ ہر وقت یہی کہتے کہ ''بانٹ کر کھاؤ اس میں برکت ہے''

ان دنوں آپ کے ایک مخلص دوست مکرم و محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مرحوم آف چنتہ کنٹہ سابق صوبائی امیر آندھرا پردیش و امیر حیدر آباد نے آپ کی بہت مالی امداد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین۔ آپ جلسہ سالانہ قادیان اور دیگر صوبوں مثلاً کیرالہ کرناٹک۔ اڑیسہ۔ بہار اور آندھرا کے جماعتی دوروں پر تشریف لے جاتے تھے آپ کی تقریر کا الگ ہی نرالا اندازِ بیان ہوتا تھا جس سے سامعین بہت لطف اندوز ہوتے تھے اور آج بھی یاد کرتے ہیں۔ آپ ربوہ میں تشریف لے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی جس کا ہر وقت ذکر کیا کرتے تھے اور حضور نے ازراہ شفقت اخبار آزاد نوجوان کیلئے ایک امدادی رقم بھی جاری فرمائی تھی بھائی بہنوں سے بچوں جیسا سلوک تھا انکی تعلیم وتربیت کا پورا پورا خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے۔ آمین۔

مضمون لمبا ہوتا جا رہا ہے اس لئے چند ایک باتیں بیان کر کے ختم کرتی ہوں۔ آپ ایک کامیاب زندگی گذار کر تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں اپنے پیچھے دو بیوگان اور اٹھارہ بچے چھوڑ کر ایک مختصر سی علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ الحمد للہ آپکے تمام بچے اور بھائی بہن مخلص احمدی ہیں دعا ہے کہ تا قیامت یہ اور ان کی اولادیں احمدیت سے چمٹی رہیں۔ آمین۔

آپ کی زندگی کا اکثر حصہ تبلیغ میں گذرا تھا۔ یسر ہو یا عسر آپ ایک کامیاب چلتے پھرتے دلیر مبلغ تھے آپ کا اوڑھنا بچھونا تبلیغ تھا۔ ایک دیوانگی تھی جو آپ میں ہم نے دیکھی۔ کسی سے مرعوب نہیں ہوتے تھے خواہ سامنے والا کتنا ہی بارعب اور اعلیٰ شخصیت کا ہو۔ آپ کے دوستوں کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ جس میں سیاست دان بھی تھے تاجر بھی تھے۔ علما بھی تھے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور مالدار اور ذی ثروت ہندو بھی تھے، مسلمان اور عیسائی بھی تھے۔ ہر ایک کو احمدیت کا پیغام پہنچاتے اس وقت مخالفت زوروں پر تھی مگر اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ تجارت میں مالی نقصان کی پرواہ کئے بغیر میدان تبلیغ میں پیش پیش رہتے تھے۔ والد صاحب مرحوم کا ایک انگریزی اخبار بنام Thrillew جس کے آپ ایڈیٹر بھی رہے جو بعد میں بند ہوگیا اور آج اخبار آزاد نوجوان بھی چندنا مساعد حالات کے تحت بند ہے۔

محترم بھائی صاحب ہم تمام بھائی بہنوں کی یادوں میں ایک ہنستی ہوئی، نصائح کرتی ہوئی زندہ تصویر ہیں۔ جیسا نام نوجوان ویسا ہی حلیہ، مناسب قد وقامت والے خوبصورت اور منفرد شخصیت کے مالک تھے۔ بولتی ہوئی محبت، میٹھی ہی مسکراہٹ، بارعب چہرہ، آواز گرج دار، سینہ کینہ وتعصب سے صاف، پیکر علم، مدیر خوش تحریر، ملت و احمدیت کے مسائل میں پیکر صداقت تھے جس موضوع پر قلم اٹھاتے اس میں جدید زمانہ کو ساتھ لیکر مذہب کو اس رنگ میں پیش کرتے کہ طبیعت واہ واہ کرنے لگتی۔

اخبار آزاد نوجوان کے تمام مضامین میں اسلام واحمدیت کا نور چمکتا۔ سیاست ہو یا دنیا کا کوئی شعبہ اس کو اسلامی نقطہ سے پیش کرنا آپ کا طرّہ امتیاز تھا۔ حاضر جوابی کا تو جواب نہیں تھا۔ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ اس کے دل و دماغ میں احمدیت کا بیج ضرور بو دیتے تھے۔ ہر وقت حضرت سلطان القلم کا کلام رقت بھرے انداز میں خود پڑھتے اور پڑھایا کرتے تھے اور روتے جاتے تھے۔ آپ نے حق احمدیت اپنی زندگی میں خوب نبھایا۔ اگر کوئی کسر باقی رہ گئی ہے تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ آپ کو آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ دے۔ آمین۔

آخر اس شعر پر مضمون ختم کرتی ہوں۔

کچھ ایسے بھی اُٹھ جائیں گے اس بزم سے جن کو
ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

آہ! ایک پیار کرنے والا وجود جدا ہوگیا مگر

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

☆......☆......☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070
منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدر آباد۔ آندھرا پردیش

جماعت احمدیہ موگرال (کیرلہ) میں ایک کامیاب تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ موگرال کے احمدی احباب کے یہاں کے غیر احمدی مسلمانوں کے ساتھ عام طور پر اچھے تعلقات قائم تھے اور غیر احمدی افراد احمدیوں کی شادی وغیرہ کی تقریب میں شریک ہوتے تھے اور احمدی بھی ان کی خوشی اور غم کی تقریبات میں جاتے رہتے تھے۔ یہ بات مولوی صاحبان کو راس نہ آئی اور ان کو عوام پر اپنی پکڑ ڈھیلی پڑتی نظر آئی چنانچہ انہوں نے اپنی مسجد میں احمدیوں سے مقاطعہ کرنے کا فیصلہ کر دیا لیکن اس مقاطعہ کے باوجود بعض غیر احمدی احمدیوں کی شادی میں شریک ہوئے چنانچہ سنی جمیعۃ علماء اسلام کے مولویوں نے جماعت کے خلاف ایک بہت بڑا جلسہ مورخہ 22.7.11 کو منعقد کیا اور غیر احمدی مولویوں نے جماعت کے خلاف تقریریں کیں اور بتایا کہ رابطہ عالم اسلام اور سارے عالم اسلام نے احمدیوں کو کافر قرار دیا ہے۔ اس جلسہ کی وجہ سے ماحول میں ایک تناؤ کی صورت پیدا ہوئی۔ چنانچہ زونل امیر محترم یو منصور احمد صاحب کی اجازت سے فوراً مورخہ 26.7.11 کو جماعت کی طرف سے جلسہ منعقد کیا گیا۔ محترم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر صاحب دعوت الی اللہ نے مکرم جناب مولوی کے محمود احمد صاحب کو یہاں بھجوایا۔ نزدیکی جماعت کنور، پینگاڈی منجیشور مینگلور سے احمدی اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ کنور زون کے انچارج مبلغ مولوی عبدالسلام صاحب بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔

مکرم مولوی محمد حنیف صاحب مبلغ سلسلہ موگرال کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم مولوی محمود احمد صاحب کی تقریر پورے دو گھنٹے تک جاری رہی۔ غالب گمان یہی تھا کہ غیر احمدی مسلمان جلسہ کا بائیکاٹ کریں گے۔ مگر خلاف توقع مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد جلسہ میں شریک ہوئی۔ خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے محترم مولوی محمود احمد صاحب کی تقریر نہایت موثر مدلل اور پرشوکت تھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نہایت بابرکت ثمرات مرتب فرمائے اور یہ جلسہ بہتوں کی ہدایت کا باعث ہو۔ آمین (صدیق اشرف علی صدر جماعت احمدیہ موگرال)

جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ ۲۸ اگست ۲۰۱۱ بعد نماز ظہر جماعت احمدیہ عثمان آباد کی مسجد بیت الغالب میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا جس کی صدارت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نے کی۔ اللہ کے فضل سے جلسہ کامیاب رہا۔ (ارشاد احمد ملکانہ معلم سلسلہ عثمان آباد)

سورو میں رمضان کی سرگرمیاں

جماعت احمدیہ سورو (اڑیسہ) میں رمضان کے مبارک ماہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کا درس ایم ٹی اے کے ذریعہ بعد نماز عصر پورے شہر میں دکھایا جاتا رہا اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ہزاروں لوگوں تک درس پہنچایا گیا۔ نماز عشاء سے پہلے درس حدیث فقہ اور حضرت مسیح موعود کی کتب سے درس دیا جاتا رہا۔

(شیخ ناصر الدین مبلغ سلسلہ سورو)

تبلیغی رپورٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ رمضان میں مورخہ ۱۲؍ اگست ۲۰۱۱ء بروز جمعہ ایک وفد خاکسار کے ہمراہ جماعت احمدیہ یادگیر سے صوبہ کرناٹک کے ضلع کوپل تعلقہ گنگاوتی کے ایک گاؤں میں تبلیغ کی غرض سے گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ماہ رمضان میں گنگاوتی کے علاقہ میں پہلی مرتبہ احمدیت کا پودا لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس گاؤں کے ساتھ ساتھ ایک خوبصورت مسجد بھی عطا کی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم احمدیوں کے لئے اس بابرکت ماہ رمضان میں تحفہ کے طور پر ہے۔

(اسد سلطان غوری۔ امیر جماعت احمدیہ شمالی کرناٹک)

جلسہ ہائے یوم خلافت

حیدرآباد مورخہ ۲۸ مئی ۲۰۱۱ کو بعد نماز عصر مسجد الحمد سعید آباد میں محترم سید مبشر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت بعد نماز عصر جلسہ یوم خلافت تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ نظم کے بعد نوید الفتح صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی مکرم صدر صاحب نے صدارت خطاب فرمایا اور بعد ازاں جماعتی طور پر ایک ڈاکومینٹری دکھانے کا انتظام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ تمام حاضرین کو اپنے فضلوں سے نوازے۔

(غلام نعیم الدین سیکرٹری اصلاح وارشاد حیدرآباد)

بلاری (کرناٹک) مورخہ ۲۷ مئی ۲۰۱۱ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت کا آغاز ہوا۔ جس میں مبلغ صاحب نے خلافت کی اہمیت و برکات پر روشنی ڈالی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (حاجی فیروز باشا۔ سیکرٹری اصلاح ارشاد۔ بلاری)

کیرنگ: مورخہ ۲۷ مئی بعد نماز مغرب وعشاء جامع مسجد کیرنگ میں جماعت احمدیہ کیرنگ کے زیر انتظام جلسہ یوم خلافت محترم منور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کیرنگ کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شیخ سمیع الرحمٰن صاحب مبلغ دعوۃ الی اللہ، عزیزم شاہنواز شمیم، مکرم انیس الرحمٰن صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کیرنگ، مکرم سیف الرحمٰن خان صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کیرنگ اور مکرم شیخ محمد زکریا مبلغ سلسلہ کیرنگ نے علی الترتیب تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے بعد عہد وفائے خلافت دہرایا گیا اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین (امیر جماعت احمدیہ کیرنگ)

محمود آباد: مورخہ ۲۸ مئی بعد نماز مغرب وعشا مسجد احمدیہ محمود آباد میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم سیف الرحمٰن صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کیرنگ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم عبدالحلیم صاحب، مکرم شیخ محمد زکریا صاحب مبلغ کیرنگ نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام ہوا۔

مورخہ ۳۰ مئی کو مسجد دارالفضل میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم سیف الرحمٰن صاحب امیر جماعت کیرنگ منعقد ہوا۔ (شیخ محمد زکریہ۔ مبلغ سلسلہ کیرنگ)

تربیتی کیمپ

ہماچل: الحمدللہ صوبہ ہماچل میں موسمی تعطیلات کے مدنظر گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی افراد جماعت کی تربیت کے سلسلہ میں مورخہ ۲۵ جولائی تا ۳۱ جولائی تربیتی کیمپ کی توفیق ملی جس میں صوبہ ہماچل کے ۸۳ بچے بچیاں شامل ہوئے۔ کیمپ کا انعقاد مسجد و مشن ہاؤس ٹھٹھل میں کیا گیا۔ مورخہ ۳۱ جولائی کو اختتامی پروگرام کے ساتھ ایک تربیتی جلسہ بھی رکھا گیا جس میں صوبہ بھر کی جماعت سے 350 سے زائد افراد جماعت نے شمولیت کی۔

صدارتی خطاب میں محترم گیانی تنویر احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے تفصیل کے ساتھ تربیتی امور پر روشنی ڈالی اور نظام جماعت کے ساتھ مضبوطی سے جڑنے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

پونچھ: اللہ کے فضل وکرم سے پونچھ زون میں سات روزہ تربیتی کیمپ ۲ جولائی تا ۷ جولائی ۲۰۱۱ء منعقد کیا گیا۔ جس میں ۵۴ طلباء نے شرکت کی۔ دُعا کے ساتھ کیمپ کا آغاز ہوا جس میں بنیادی اسلامی تعلیمات سے طلباء کو روشناس کروایا گیا اور پھر دُعا کے ساتھ یہ روحانی پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس تربیتی کیمپ میں مکرم و محترم مولوی غلام احمد اسماعیل صاحب نے نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے کام سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے سب شاملین کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور بہترین جزا عطا فرمائے۔ (اورنگ زیب راتھر۔ زون امیر پونچھ)

سرکل ہلبرگہ: (**کرناٹک**) الحمدللہ کہ جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۱۱ کے موقع پر سرکل ہلبرگہ کے ہڑگلی علاقہ میں جماعت احمدیہ ہرے بی مٹی میں ایک سہ روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا اس سہ روزہ کیمپ میں نزدیکی جماعتیں مکربی۔ میلار، ہارڑا۔ کتے ہنور اور مقامی احباب پانچ صد کی تعداد میں شامل ہوئے۔ اسی طرح دوصد غیر مسلم احباب شریک ہوئے۔ نیز جماعت احمدیہ چکمیا گری میں بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ سالانہ یوکے دکھایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(فضل حق خان مبلغ سلسلہ ہلبرگہ)

شولاپور (مہاراشٹر): الحمدللہ کہ مورخہ ۱۷ جولائی ۲۰۱۱ء کو موضع بوروٹی سرکل شولاپور میں شاندار تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں علاقہ کل کوٹ کی چار جماعتوں سے کثیر تعداد میں افراد شامل ہوئے۔ اس تربیتی کیمپ میں نماز روزہ اور دیگر اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا گیا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (فضل رحیم خان سرکل انچارج شولاپور۔ مہاراشٹر)

☆☆☆☆

ولادت

مورخہ ۱۴ جون ۲۰۱۱ء بروز منگل اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے ہاں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام ازراہ شفقت فاتح الدین تجویز فرمایا ہے۔

نومولود محترم غلام نعیم الدین صاحب کا پوتا اور محترم وسیم احمد صاحب ٹی سنڈیکیٹ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور والدین اور جماعت کیلئے قرۃ العین ہو۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔

(غلام محی الدین ندیم حیدرآباد)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جون ۲۰۱۱ء بوقت ۱۲ بجے دوپہر۔ بمقام مسجد فضل لندن

نماز جنازہ حاضر:

۱۔مکرم ظفر محمود صاحب (ابن مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب ۔ سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ) ۲۹ مئی ۲۰۱۱ء کو طویل علالت کے بعد ۷۱ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ نے جلنگھم جماعت میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انگلش ٹرانسلیشن کے انچارج بھی رہے۔ انتہائی مخلص باوفا اور سلسلہ کی خدمت کرنے والے نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

۲۔مکرم محمد بشیر الدین صاحب (ابن مکرم محمد عبد الرحیم صاحب مرحوم آف رائے چوری ۔ ساؤتھ ایسٹ۔لندن) ۲۸ مئی ۲۰۱۱ء کو بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ کو دو سال قبل پیٹ کا کینسر ہوا۔ بیماری کے اس عرصہ کو بڑے صبر و شکر کے ساتھ گزارا۔آپ نے ساؤتھ ایسٹ لندن جماعت میں زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم عبد الرشید صاحب حیدر آباد (صدر جماعت نارتھ لندن و آفس انچارج ایم ٹی اے انٹرنیشنل لندن) کے بڑے بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب:

(۱) مکرمہ سیدہ امۃ السلام طاہر صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری منصور احمد مبشر صاحب بنگالی مرحوم۔ ربوہ) آپ گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ وایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کی سب سے بڑی بہو اور مکرم زاہد محمود صاحب مربی سلسلہ کی خوش دامنہ تھیں۔نمازوں کی پابند، دعا گو، چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی بہت بااخلاق خاتون تھیں۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ تعلق مثالی تھا۔ اپنی زندگی میں خاوند اور ایک بیٹے اور بیٹی کی وفات کا صدمہ نہایت صبر سے برداشت کیا۔

(۲) مکرم ملک احمد دین صاحب (آف لودھراں)

۱۰ مئی ۲۰۱۱ء کو ۸۱ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ نے لودھراں جماعت میں سیکرٹری امور عامہ قاضی اور صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ باوفا، سلسلہ کا درد رکھنے والے اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔آپ پر C-298 کا مقدمہ بھی قائم کیا گیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ۴ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم حافظ مبشر احمد منصور صاحب مدرسۃ الحفظ ربوہ میں استاد ہیں اور ایک بیٹے مکرم ملک منور احمد صاحب قمر مربی سلسلہ ،رحیم یار خان میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(۳) مکرم عمر عمار اور فلی صاحب آف سیریا۔۱۶ رمئی ۲۰۱۱ء کو سانپ کے ڈسنے سے وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ بہت مخلص احمدی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ جماعتی جلسوں اور پروگراموں میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیتے اور خدمت کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔گزشتہ ایک سال سے فوج میں ملازم تھے اور بہت ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ وفات کے وقت آپ کے ساتھیوں کی کافی تعداد موجود تھی جنہوں نے آپ کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کیا۔

(۴) مکرم چوہدری محمد دین مجاہد صاحب (آف دار الصدر شمالی ربوہ) ۲ مئی ۲۰۱۱ء کو وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ نے نائب مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے علاوہ مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ نہایت مخلص ، نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو اور صاحب رویا وکشوف بزرگ تھے۔ آپ کو خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بہت عقیدت تھی۔ خدمت خلق، تبلیغ، اور رفاعی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔آپ نے دو شادیاں کیں۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(۵) مکرم محمد مستقیم صاحب (آف جرمنی)

۲۳ر اپریل ۲۰۱۱ء کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون ۔آپ کا تعلق ہندوستان کے صوبہ بہار سے تھا۔انتہائی نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔آپ نے جماعت جرمنی میں ناظم دار القضاء کے علاوہ مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔

(۶) مکرم شیخ مقصود احمد صاحب (آف گوجرانوالہ) ۲۳ر فروری ۲۰۱۱ء کو ۵۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون ۔آپ نماز باجماعت کے پابند بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور خدمت خلق کیلئے بھی ہمیشہ مستعد رہتے۔ بڑے ملنسار اور خوش اخلاق طبیعت کے مالک تھے۔

(۷) مکرمہ الفت بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب مرحوم۔دار العلوم شرقی ربوہ)

۱۲ مارچ ۲۰۱۱ء کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون ۔آپ نمازوں کی پابند، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ بڑی باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......۵ جولائی ۲۰۱۱ء بوقت ۱۲ بجے دوپہر۔

بمقام مسجد فضل لندن

نماز جنازہ حاضر:

۱۔مکرم شیخ محمد اسلم صاحب (ابن شیخ غلام نبی صاحب۔ ومبلڈن یوکے) ۴ جولائی ۲۰۱۱ء کو طویل علالت کے بعد ۷۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔انتہائی نیک، غریب پرور، خلافت اور نظام جماعت سے وفا کا تعلق رکھنے والے بزرگ انسان تھے۔آپ کے دادا مکرم شیخ نور محمد صاحب، حضرت صوفی احمد جان صاحب آف لدھیانہ کے مریدوں میں سے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔آپ کے ایک بیٹے مکرم شکیل احمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ومبلڈن میں ناظم مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔آپ مکرم محمد اسلم خالد صاحب دفتر PS لندن کے تایازاد بھائی تھے۔

☆...... مورخہ 2راگست 2011ء بروز منگل بمقام مسجد فضل لندن بوقت قبل از نمازِ ظہر

نماز جنازہ حاضر

مکرم احمد خان کنگ صاحب (آف ویسٹ ہل ۔لندن) مرحوم 29رجولائی کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ تہجد گزار، نمازوں کے پابند، خلافت احمدیہ کے وفادار اور نظامِ جماعت کی اطاعت کرنے والے تھے۔انتہائی سادہ طبیعت کے مالک اور نیک انسان تھے ۔1/6 حصہ کے موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ (زوجہ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب۔آف ربوہ)

30رجون کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت منشی سلطان عالم صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔تہجد گزار، نمازوں کی پابند، نہایت دعا گو بزرگ خاتون تھیں اور خدا کے فضل سے نظامِ وصیت میں شامل تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں ۔مرحومہ مکرم رافع احمد تبسم صاحب مربی سلسلہ کی دادی اور مکرم نصیر احمد صفدر صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی خوش دامن تھیں۔

(2) مکرم مولوی شمس الدین سیال صاحب (آف بورے والا ضلع وہاڑی)

31رمارچ کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے جامعہ احمدیہ قادیان سے مولوی فاضل اور منشی فاضل کا کورس پاس کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی شاگردی کا اعزاز حاصل ہوا۔فرقان فورس میں حصہ لیا۔تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔نظامِ جماعت اور خلافت سے اخلاص ووفا کا تعلق تھا ۔لمبا عرصہ صدر جماعت اور زعیم انصاراللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی ۔آپ موصی تھے ۔بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(3) مکرم رانا عبد الجبار صاحب۔

مرحوم ماہِ جون میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نیک اور سلسلہ سے اخلاص کا تعلق رکھنے والے مخلص باوفا انسان تھے۔آپ مکرم محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ نائجیریا کے سسر تھے۔

(4) مکرمہ امۃ الجمیل قریشی صاحبہ (زوجہ مکرم سفیر احمد قریشی صاحب۔آف کینیڈا)

6رجون کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔آپ حضرت کریم بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور مکرم صوفی عبد القدیر صاحب درویش قادیان کی بیٹی تھیں۔ پابند صوم وصلوٰۃ اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں ۔رمضان میں معتکفین کی سحری اور افطاری کا بڑے اہتمام سے انتظام کیا کرتی تھیں۔کراچی میں قیام کے دوران بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔

(5) مکرم حافظ اسلام الدین صاحب (آف قادیان)

8رجون کو بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے کشمیر کے علاقہ میں خود بیعت کرکے احمدیت قبول کی ۔ آپ کو جماعتی مخالفت کی بناء پر بیوی بچوں کو بھی چھوڑنا پڑا۔پھر قادیان منتقل ہو گئے اور مسجد مبارک میں بطور خادم مسجد خدمت کی توفیق پاتے رہے۔آپ نے تبلیغی سفر بھی کئے اور کئی لوگوں کی ہدایت کا موجب بنے ۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔پسماندگان میں اہلیہ ہیں۔

(6) مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ (زوجہ مکرم میاں محمد صدیق صاحب۔آف ڈیرہ غازی خان)

19رمئی کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خوش اخلاق اور نیک خاتون تھیں۔قرآن کریم سے خاص محبت تھی ۔باقاعدگی سے تلاوت کرتیں ۔بہت سے بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھایا۔آپ موصیہ تھیں۔بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔آپ کی کوئی ولاد نہ تھی۔

(7) مکرم بابا اللہ دتہ صاحب (احمد نگر)

2رمئی کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔آپ حضرت حکیم مولا بخش صاحب صحابی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ سچائی اور ایمانداری میں خاص شہرت رکھتے تھے حتی کہ غیر احمدی بھی اس لحاظ سے آپ کی تعریف کرتے تھے۔ جماعتی مخالفت کی بنا پر ربوہ میں آکر آباد ہوگئے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی احمد نگر میں زمینوں پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔

(8) مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ (زوجہ مکرم علی محمد صاحب مرحوم۔ آف ربوہ)

23/مئی کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں کریم بخش صاحب صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ بڑی نیک اور مخلص خاتون تھیں اور خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

9/مئی کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نیک اور بزرگ خاتون تھیں اور خدا کے فضل سے نظامِ وصیت میں شامل تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(10) مکرمہ رفیقہ بیگم رازق صاحبہ (زوجہ مکرم ایم آئی رازق صاحب۔ آف کینیڈا)

5/جون کو 64 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 2006ء میں سری لنکا سے ہجرت کرکے کینیڈا آباد ہوگئیں۔ نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ سری لنکا میں نیشنل صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی اور لجنہ کے کاموں کو منظّم اور فعال بنایا۔ آپ غریبوں کی ہمدرد اور نیک خاتون تھیں۔

(11) مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (زوجہ مکرم محمد صادق خان صاحب۔ آف جرمنی)

6/مئی کو جرمنی میں مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 1957ء میں خود بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ تہجد گزار اور نہایت نیک خاتون تھیں۔ مالی قربانی اور رفاہ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ آپ غریبوں کی ہمدرد اور رشتہ داروں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(12) مکرم بابو طفیل احمد صاحب (آف سیالکوٹ)

22/مارچ کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ نہایت مخلص اور نیک انسان تھے۔ اپنے اوقات کا زیادہ حصہ دین کی خدمت میں صرف کرتے۔ نظامِ جماعت اور عہدیداروں کی اطاعت کرتے۔ بڑے خوش اخلاق، ہنس مکھ وجود تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور نظامِ وصیت میں شامل تھے۔ آپ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب کے داماد تھے۔

(13) مکرم چوہدری منور احمد صاحب (ابن مکرم ماسٹر محمد صادق صاحب۔ آف ربوہ)

14/اکتوبر 2010ء کو 58 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نیک سیرت اور مخلص احمدی تھے۔ آپ کو خلافت سے گہری محبت تھی۔ مرحوم کی والدہ اماں عائشہ صاحبہ حضرت چھوٹی آپا ام متین صاحبہ کی رضاعی والدہ تھیں۔

(14) مکرم ماسٹر الطاف حسین صاحب (آف ڈسکہ)

19/مارچ کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1974ء میں بیعت کی۔ شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ اہلیہ بچوں کو لے کر میکے چلی گئیں لیکن آپ بشاشتِ قلبی کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے۔ آپ داعی الی اللہ اور تمام تحریکات میں حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ صدر جماعت اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ موصی تھے۔

(15) مکرم راجہ اسلم صاحب (آف کراچی)

16/اپریل 2011ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ نہایت مخلص اور نیک انسان تھے۔ آپ چندوں میں بہت باقاعدہ اور جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے تھے۔

(16) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (زوجہ مکرم چوہدری محمد حنیف باجوہ صاحب۔ آف ربوہ)

21/اپریل کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ قرآن کریم سے خاص عشق تھا۔ کثیر تعداد میں بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ اپنے حلقہ کی صدر لجنہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ بڑی خوش اخلاق، ملنسار، صلہ رحمی کرنے والی، غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم منصور احمد صاحب چٹھہ مربی سلسلہ جوہر ٹاؤن لاہور کی خوش دامن تھیں۔

(17) مکرم عبدالسلام السید مبارک صاحب (آف مصر)

29/جولائی بروز جمعہ 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 2008ء میں بیعت کی۔ جھوٹ سے شدید نفرت اور غضِ بصر کی صفات کے حامل نیک اور پاک سیرت انسان تھے۔ حافظِ قرآن تھے۔ خود پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن اپنے بیٹے مکرم فتحی عبدالسلام صاحب کو الازہر سے تعلیم دلوائی جو اَب MTA کے عربی پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں۔ مرحوم کو ایم ٹی اے سے خاص محبت تھے اور وفات تک بہت شوق سے دیکھا کرتے تھے۔

مورخہ 6/اگست 2011ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن بعد ظہر۔

نماز جنازہ حاضر:

عزیزم روشان صبیح احمد (ابن مکرم مشہود احمد قمر صاحب آف دبئی) عزیزم 28/جولائی کو 3 سال کی عمر میں حادثاتی طور پر وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب مرحوم (سابق پریس سیکرٹری) کے پوتے اور مکرم مسرور احمد صاحب سیکرٹری وقفِ نو یو کے کے بھتیجے تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم مولوی محمد نعمان صاحب (آف قادیان)

12/جون کو جرمنی میں 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1961ء میں ایک رؤیا کی بناء پر احمدیت قبول کی۔ خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ ہجرت کرکے قادیان آگئے۔ صدر انجمن کے کارکن کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم کا بیٹا تعلیم الاسلام ہائی سکول میں جبکہ بیٹی نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں ٹیچر ہیں۔ مرحوم نہایت مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(2) مکرمہ عشرت بانو صاحبہ (زوجہ مکرم مولوی محمد نعمان صاحب آف قادیان)

12/جولائی کو اپنے میاں کی وفات کے ایک ماہ بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ کے والد مکرم معین الدین خان صاحب نے 1939ء میں خلافت جوبلی کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

(3) مکرم فیض احمد صاحب (ابن مکرم فتح محمد صاحب نان بائی درویش قادیان)

28/جون کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم لمبا عرصہ لنگر خانہ اور بورڈنگ جامعہ احمدیہ میں باورچی کے طور پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

(4) مکرم افتخار احمد صاحب (آف حیدرآباد دکن۔ انڈیا)

گزشتہ دنوں کینسر کے مرض میں مبتلا رہنے کے بعد وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم مخلص اور صابر شاکر انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا ہے۔

(5) مکرم مبارک احمد صاحب (ابن مکرم غلام محمد صاحب آف کھاریاں)

14/مئی کو بس دھماکہ کے نتیجہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم شریفانہ صفات کے حامل نیک انسان تھے۔

(6) مکرم بریگیڈیر (ر) ملک اعجاز احمد صاحب (آف کراچی) 11/جون کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت ملک علی محمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے جو سورج چاند گرہن کا نشان دیکھ کر احمدی ہوئے تھے۔ 1974ء میں جماعتی مخالفت کی بناء پر ریٹائرمنٹ لے لی۔ سالہا سال نائب امیر کراچی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ پابند صوم و صلوٰۃ اور دعا گو نیک انسان تھے۔ خدمتِ خلق کے جذبہ سے سرشار نہایت فراخدل، خوش خُلق اور بہترین داعی الی اللہ تھے۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(7) مکرم مبارک احمد ملک صاحب

18/جولائی کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے گہرا لگاؤ تھا اور نظام جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ آپ غریبوں کے ہمدرد اور بکثرت صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(8) مکرم چوہدری محمد الدین وینس صاحب (آف نیویارک)

30/جون کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے 18 سال کی عمر میں خود بیعت کی۔ قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ) کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ بہت سے صحابہ کی صحبت نصیب ہوئی۔ آپ تہجد گزار، صوم و صلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور نیک انسان تھے۔ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل سے نوازے۔ آمین

☆☆☆

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

سوال و جواب (اردو)	جمعہ	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	ہفتہ	صبح	7.05
سوال و جواب (اردو)	ہفتہ	دوپہر	2-00
لقاء مع العرب	اتوار	صبح	7-40
سوال و جواب (انگریزی)	سوموار	صبح	10-25
لقاء مع العرب	منگل	صبح	6-55
سوال و جواب (فرنچ)	منگل	صبح	9-00
سوال و جواب	منگل	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	بُدھ	صبح	6-50
سوال و جواب	بدھ	صبح	9-15
سوال و جواب	بدھ	دوپہر	2-15
خطبہ جمعہ	بدھ	شام	6-15
لقاء مع العرب	جمعرات	صبح	6-10
خطبہ جمعہ	جمعرات	صبح	9-55
سوال و جواب (انگلش)	جمعرات	دوپہر	2-40
ترجمۃ القرآن	جمعرات	رات	7-35

خبروں کے اوقات

خبرنامہ اردو	روزانہ	صبح	5-35
	روزانہ	صبح	8-35
	روزانہ	رات	9-30
عالمگیر جماعتی خبریں	روزانہ	صبح	6-15
	روزانہ	دوپہر	12-00
	روزانہ	شام	5-30
انگریزی خبریں	روزانہ	رات	11-30
سائنس اور میڈیکل کی خبریں	جمعہ	صبح	06-30
" "	منگل	صبح	06-30
" "	منگل	رات	06-20

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پروگرام

نام پروگرام	دن		وقت
خطبہ جمعہ Live	جمعہ	شام	5-30
Repeat	جمعہ	رات	10-00
Repeat	ہفتہ	صبح	8-45
Repeat	ہفتہ	شام	3.20
Repeat	اتوار	صبح	8-45
Repeat	اتوار	شام	7-35
Repeat	جمعرات	صبح	9-15
Repeat	جمعرات	شام	6-00
گلشن وقفِ نو	جمعہ	دوپہر	1-00
	ہفتہ	رات	8-25
	اتوار	دوپہر	12-00
	سوموار	دوپہر	01-00
	منگل	دوپہر	01-00

ایم ٹی اے کی Live نشریات

راہِ ھُدیٰ Repeate	ہفتہ	صبح	9-55
Live	ہفتہ	رات	9-50
Repeate	منگل	رات	10-00
Faith Matters	اتوار	صبح	10-25
	اتوار	دوپہر	01-25
	اتوار	رات	10-00
	بدھ	رات	10-15
	جمعرات	دوپہر	01-35
انتخابِ سخن Live	ہفتہ	شام	6-15

آؤ قرآن مجید سیکھیں

یسرنا القرآن کلاس	اتوار	صبح	07-10
	اتوار	شام	05-40
	سوموار	صبح	06-15
لقاء مع العرب	جمعہ	صبح	7-00
ترجمۃ القرآن	جمعہ	صبح	9-45

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

(M.T.A International)

کی ڈش لگانے کیلئے مندرجہ ذیل سیٹیلائٹ سیٹنگ سے استفادہ کریں

Satellite : Asia Sat 3S
Position : 105.5 East degree
Frequency : 3.760 Mhz
Min Dish Size : 1.8 M Size
Polarisation : Horizontal
Symbol Rate : 26.00 Mbps
Fec : 7/8

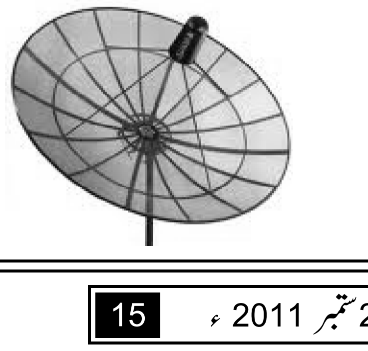

ایم ٹی اے کے ذریعہ دعوت الی اللہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 4 جون 2004ء میں فرمایا ہے کہ:۔

’’اب تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنی طرف بلانے کے راستے بھی آسان کردیئے ہیں آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دُنیا کے کونے کونے میں اپنا پیغام پہنچانے کیلئے ذریعہ اور وسیلہ بھی مہیا کردیا ہے۔ آج مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ 24 گھنٹے یہی کام ہورہا ہے 24 گھنٹے اس کام کیلئے وقف ہیں۔ پس اگر اپنے علم میں کمی بھی ہو تو اس کے ذریعہ سے فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے۔ ضرورت توجہ کی ہے لوگوں کو بے چینی لگی ہوئی ہے۔ بے چینی لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوچکی ہے۔ پس ہمیں بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیے۔ وسائل بھی میسر ہیں۔ اس لئے درخواست ہے کہ توجہ کریں۔‘‘

پس احباب بھارت کا ہر طبقہ اس نعمت سے اس رنگ میں فائدہ اُٹھائے کہ نئے احمدی افراد اور اپنے زیر تبلیغ احباب کو بار بار M.T.A دکھائیں اور صاحب حیثیت افراد کو ایم ٹی اے کی ڈش لگانے کی تحریک کرکے انہیں باقاعدہ ڈش لگوا کردیں۔ کیونکہ ایم ٹی اے تبلیغ اور تربیت کا نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔

(ناظر دعوت الی اللہ بھارت)

23 ویں مجلس شوریٰ بھارت

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 23 ویں مجلس شوریٰ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے انشاء اللہ 18-19 فروری 2012ء (بروز ہفتہ اتوار) منعقد ہوگی۔ اس تعلق میں تفصیلی سرکلر جماعتوں میں بھجوایا جارہا ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد سیکرٹری مجلس شوریٰ بھارت)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 22-23-24 اکتوبر 2011ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کی تاریخوں کی منظوری عنایت فرمادی ہے۔ سالانہ اجتماع 22-23-4 اکتوبر 2011ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار کو قادیان دارالامان میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ انصار بھائیوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس اجتماع میں شرکت تیاری کریں۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 18.19.20 اکتوبر 2011

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ۴۲ ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے ۳۳ ویں سالانہ اجتماع کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مورخہ ۱۸۔۱۹۔۲۰/اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ صوبائی/زونل/مقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کی کیلئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مرکزی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

جملہ مجالس لجنات اماء اللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کیلئے مورخہ ۱۸۔۱۹۔۲۰/اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ مجالس کی ممبرات سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کردیں۔ اجتماع کا تفصیلی پروگرام قبل ازیں تمام مجالس میں بھجوا دیا گیا ہے۔ اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 29 September 2011 Issue No. 39

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 40 Pounds or 60 U.S. $
: 45 Euro
: 65 Canadian Dollar

مبارک ہیں وہ لوگ جو تکمیل اشاعت کا کام کر رہے ہیں خدا کے بھیجے ہوئے امام مہدی و مسیح موعودؑ کو قبول کرو اسی میں امت کی بقا ہے

یہ پیغام ہے جو آج ہم نے ساری دنیا میں پہنچانا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23.9.2011 بمقام ناصر باغ گروبس گرائیو جرمنی

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے گذشتہ جمعہ لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماعات منعقد ہوئے۔ اور ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دکھانے کا باعث ہوئے۔ مجھے جو خدام و لجنہ کے خطوط آ رہے ہیں ان سے لگتا ہے کہ جو بھی باتیں میں نے بتائی ہیں انہوں نے ان کے اندر کی سعید فطرت کو جھنجھوڑا ہے۔ اور یہی احمدیوں کی خصوصیت ہے کہ جب بھی انہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے مطابق یاد دہانی کروائی جاتی ہے تو وہ اس پر کان دھرتے ہیں اور ایک بڑی جماعت مومنین کی اس آیت کے مطابق ہوتی ہے

اَلَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْھَا صُمًّا وَّ عُمْیَانًا (الفرقان آیت 74) یعنی وہ لوگ کہ جب انہیں ان کے رب کی آیات یاد کروائی جاتی ہیں تو ان پر وہ بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ وہ ان نصائح اور باتوں کو سن کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس اجتماع میں تقریباً نصف جماعت کی حاضری تھی اگر حاضر ہونے والوں کی اکثریت اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے والی بن جائے تو جو انقلاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام لانا چاہتے تھے اس میں یہ لوگ مددگار بننے کا کردار ادا کریں گے۔ اکثر نے اثر لیا ہے اپنے جائزے لئے ہیں وہ بھی یاد رکھیں کہ اگر آپ ان باتوں کی جگالی نہیں کریں گے تو کچھ عرصہ بعد یہ باتیں ماند پڑنے لگ جائیں گی پس ذیلی تنظیمیں یاد رکھیں کہ اگر حقیقت میں اجتماع میں شامل ہونے والے ہیں تو اپنے آپ کو ان مزاجوں کے مطابق ڈھالیں جو آنحضور ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعودؑ ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعہ بھی جن بچوں نے ان خطابات کو سنا ان میں گہرا اثر پیدا ہوا ہے۔ یہ سعید روحیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو دی ہیں وہ نصیحت سنتی ہیں اور ان میں شرمندگی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ ہوش مند اور بڑوں کو خود اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے اسی طرح والدین کو اپنے بچوں کو یاد دلانے کی ضرورت ہے کہ جب ایک اچھی عادت اپنے اندر پیدا کریں تو اسکو مستقل کرو۔ پس ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے لئے عارضی خوشیاں کوئی چیز نہیں ہیں۔ جب تک ہم مستقل اپنی حالتوں کا جائزہ نہیں لیتے رہتے ہم عظیم انقلاب کا حصہ نہیں بن سکتے۔ پس اچھے معیار حاصل کر لینا ہر فرد جماعت اور ذیلی تنظیموں اور جماعت پر پہلے سے زیادہ ذمہ داری ڈال دیتا ہے۔ اجتماع کا جو اچھا اثر قائم ہوا ہے اسے مستقل اپنے لائحہ عمل میں شامل کریں۔ تبھی ہم حضرت مسیح موعودؑ کے مددگار بن سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری امت ایک مبارک امت ہے یہ نہ معلوم ہو سکا کہ اس کا اوّل بہتر ہے کہ آخر۔ یہ آخری زمانہ کون سا ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ کا ظہور ہونا تھا۔ اس آخری زمانہ میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ مبعوث ہونے والا مسیح موعودؑ جگہ جگہ روشنی کے مینار کھڑا کرتا چلا جائیگا۔ اس آخری زمانہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ دین کامل ہوا اور ہدایت کی نعمت اپنے کمال کو پہنچی۔ اس زمانہ میں جبکہ رسائل کے ذرائع نے دنیا کو قریب کر دیا ہے دین کی اشاعت کی تکمیل ہو رہی ہے۔ لہذا آنحضرت ﷺ کا زمانہ تکمیل ہدایت کا زمانہ تھا اور یہ زمانہ تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ ہے۔ پس دونوں زمانے اس لئے مبارک ہیں کہ یہ آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہیں۔ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں تو پھر تکمیل اشاعت کی ذمہ داری بھی ہم پر عائد ہوتی ہے۔ ہمیں غور کرنا چاہیے کہ کس طرح اول زمانہ میں صحابہ نے اپنا تعلق خدا سے جوڑا تھا ان کے عمل قول و کردار کو دیکھ کر ایک زمانہ ان کا گرویدہ ہو گیا تھا چین جیسے دور دراز ممالک میں صحابہ اور تابعین کے کردار کو دیکھ کر لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ تاجروں کے ذریعہ اسلام پھیلا تھا۔ پس ہر طبقہ کے لوگوں کو اپنی حالتوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ چین کے حوالہ سے حضور انور نے ذکر فرمایا کہ آج بھی چین میں براہ راست تبلیغ کرنا مشکل ہے مگر اللہ تعالیٰ کا عجیب کام ہے کہ تکمیل اشاعت ہدایت کے زمانہ میں چین تک مسیح محمدی کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ چین میں جرمنی جماعت کے ذریعہ نمائشوں کے ذریعہ پیغام پہنچ رہا ہے۔ اور جرمنی جماعت کو اشاعت دین کا کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ پس یہ زمانہ مبارک ہے کہ آنحضرت ﷺ کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہا ہے اور مبارک ہیں وہ لوگ جو اشاعت اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے کام کر رہے ہیں پس اس بات کو ہر احمدی کو سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے جو موقع عنایت فرما رہا ہے ان سے خاص فائدہ حتی الوسع اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس فضل الٰہی کو جذب کرنے کی کوشش کریں پس وہی لوگ آخری زمانہ میں مبارک ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کے مقصد کو پورا کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو جو خوشخبریاں عنایت فرمائیں تھیں ان میں سے ایک خلافت کا قیام بھی ہے، اس خوش خبری پر مرکزیت کا انحصار ہے یا یوں کہہ لیں کہ وہ مرکزی خوشخبری ہے جس پر امت کی ترقی کا مدار ہے وہ خلافت ہے۔ آج امت کے رہبر خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں مگر آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ کے فرستادہ کو ماننے سے انکار کر رہے ہیں۔ امت کی بقا آج صرف خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ وابستہ ہونے میں ہے آج ہر مسلمان ملک کی حالت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ سوچو غور کرو کہ یہ حالت آج تمہارے ساتھ کیوں ہے۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ اس اللہ کے بھیجے ہوئے مسیح موعودؑ کو مانو۔ آج مسلمان ممالک کی دولت پر غیر ممالک کی نظریں ہیں ان سے محفوظ رہنے کے لئے خدا کے اس فرستادہ کو مانو۔ یہ پیغام ہے جو آج ہم نے ساری دنیا میں پہنچانا ہے خدا تعالیٰ کے رحم نے جوش مارا ہے اس کے مددگار بن جاو اسی میں امت کی بقا ہے۔ آج احمدی باوجود مسلمان ممالک میں پیغام حق پہنچانے کے مشکلوں میں ہیں مگر پھر بھی اس پیغام کو پہنچا رہے ہیں ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس پیغام کو پہنچائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدی جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں حضرت مسیح موعودؑ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے ہماری عبادتوں اور اخلاص کے معیار کیا ہونے چاہئیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے اندر خلافت کا قیام ہے اس کی مدد کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے رحم نے جوش مار کر آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا ہے اور ہم نے آپ کی بیعت کی ہے پس صرف زبانی بیعت کر لینا کافی نہیں ہے۔ آج ہر احمدی کا کام ہے کہ وہ اس آخری زمانہ میں تغیر لانے کے لئے ایک انقلاب اپنے اندر پیدا کرے۔ اور اس کے لئے ہمیں قرآن مجید کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس پر غور کرنا چاہیے اور جب ہم اپنی زندگیوں کو اس پر ڈھالیں گے تو انشاء اللہ دنیا ہمارے پیچھے آئیگی۔ آج ہم بظاہر دنیاوی نظر میں کمزور ہیں ہر جگہ ہم ظلموں کا نشانہ بن رہے ہیں مگر آج اگر ہم بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اٹھے تو ان مخالفوں کی نسلیں ضرور حق کو پہچان لیں گی پس اپنے بیعت کے حق کو پہچانیں۔ ان مغربی ممالک کی رنگینیوں میں نہ کھو جائیں ان اجتماعات کے اثر کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ اس زمانہ میں جب کہ ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے نیکیوں کا جاری رکھنا بھی بہت بڑی بات ہے مگر ہماری جماعت میں ایسے لوگوں کی اکثریت چاہیے تاکہ ہمارا معاشرہ جنت نظیر بن سکے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی بیان کی گئی جنت کے حصول کے لئے اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ اللہ کی رضا کی نظر ہمیں حاصل ہو۔ ہر احمدی کو اپنی سوچوں کو اس نہج پر ڈھالنے کی ضرورت ہے اور اسی نہج پر چلنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے بتائے ہوئے راستہ کے مطابق اپنی اصلاح کرنے والا بنائے تاکہ ہم اس انقلاب کا حصہ بن سکیں جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے فرمایا تھا۔